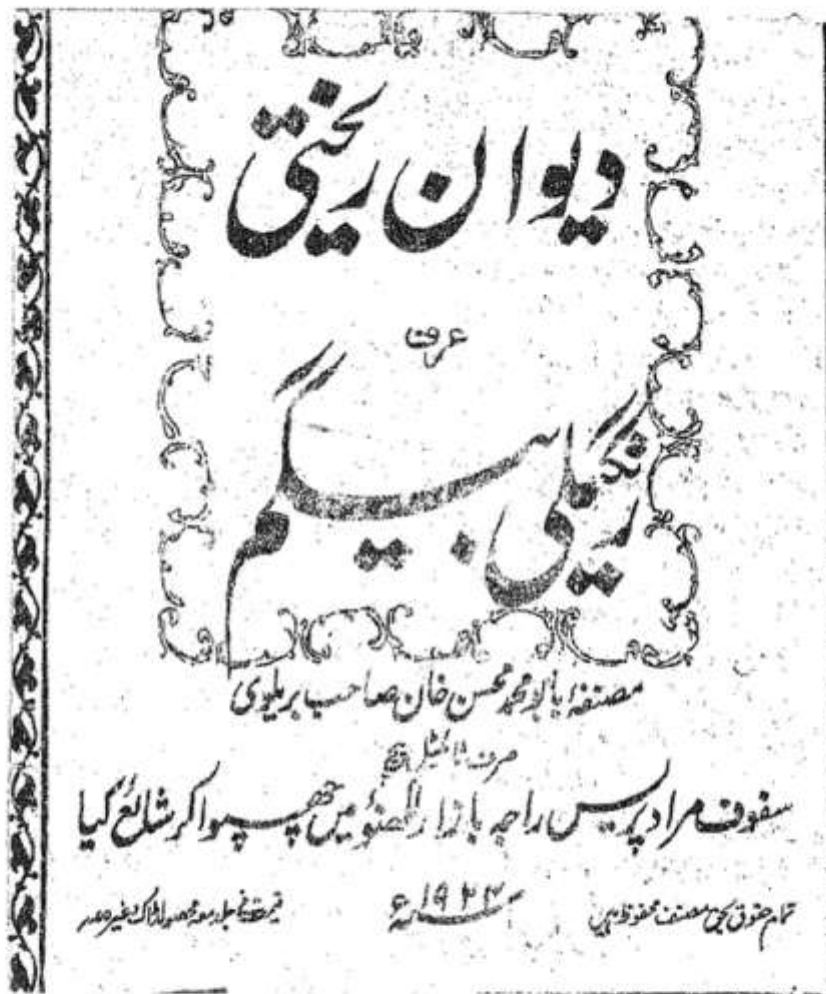


Resized



**Some of the .pdf files we
download from the Internet
are not fit enough for direct
upload to our servers.**

**We enhance the scan quality
of such files, resize the
pages to a standard size
which is reasonably
readable and then upload them.**



۳۲۲۱۶ ۸۹۱۵۴۳۱۶
۱۹۲

M.A. LIBRARY, A.M.U.
U32416

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (د ر)

انسٹوٹیشن انصاف

وجہ تصنیف

خاکسار محسن خانبوری۔ ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر شائقین فن و قدردانان سخن کی خدمت میں عرض پرواز پر کہ موجودہ مذاق شاعرانہ کے کہنہ ہو جانے کے باعث اکثر احباب اس سے سیر ہو کر ریختی کا اشتیاق ظاہر فرماتے تھے۔ دیوان جانصاحب کی تلاش میں حیران و سرگردان نظر آتے تھے۔ معمولی کلام کے توہنار ہا دیوان ہر کہین موجود ہیں۔ مگر آج تمام ہندوستان کے کتب خانوں اور کتب فروشوں کی دکان پر ایک بھی ایسی کتاب نظر نہیں آتی جس کا نام دیوان ریختی ہو۔ جسکی دید سے حسنین دہلی اور لکھنؤ کی پیاری پیاری لہانے والی بول چال، شوخی، مذاق، رمز، کنایہ اور شرارت بھری چیتون کی ہو ہو تصویر ہماری آنکھوں کے سامنے کھینچ جائے۔ اُن کے ریختی اور خوشی ظاہر کرنے والے خیالات کی انوکھی اور بانگی اداؤں کا جلوہ نظر آئے۔ جس میں شوخی اور ولہائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ مشکل یہ ہے کہ ان پر پیکیرون کے جلسوں کی تصویر صرف وہی خوش نصیب تار سکتا ہو جو شاعر خوش بیان شیریں زبان ہونیکے

حلا وہ لطف صحبت بھی باریاب ہونے کا خاص تجربہ رکھتا ہو۔ جانصاحب مرحوم اس کام کے لیے نہایت موزون واقع ہوئے تھے۔ انکا دیوان ہمارے شوق کی انگلیوں کو ضرور پورا کر دیتا۔ اگر بھنبیسی سے اس میں فحش اور بد تہذیبی کی بھرمار نہ ہوتی اور اس عیب شدید کے باعث وہ حاکم وقت کی نظروں سے نہ گر جاتا۔ جانصاحب نے ایسا اچھا زمانہ پایا تھا کہ جب فحش گالیوں کی بوچھاڑ ہی ترقی تنخواہ کا موجب بنتی تھی یا بد اخلاقی۔ اور بد تہذیبی ہی کلام کے مقبول عام ہونے کا باعث سمجھی جاتی تھی۔ زمانہ کی رفتار اور روسائے وقت کے مذاق سے مجبور ہو کر وہ بھی اس گناہ عظیم کی طرف جھک پڑے اور ایسا نباہا کہ ہر طرف واہ واہ اور سبحان اللہ کی صدائیں گونجنے لگیں اور تعریفوں کے ڈکنے بچ گئے۔

تھے وہ آزاد محلات میں جانے کے لیے
بٹھکر ڈولی میں جاتے تھے سناٹے لیے

دوہر جب تہذیب اور شائستگی کے جدید دور نے فحش اور نیکی باتوں کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا تو شاگردان جانصاحب بہت گھبرائے۔ وہ ان شدید پابندیوں کی مطلق عادی نہ تھے۔ اس انقلاب اور بے قدری کا یہ نتیجہ ہوا کہ کسی نازنین یا چنچل کی ہمت نہ پڑی کہ وہ اس سرور انگیز اور بہت خیر مضموں کو کسی جدید پیرایہ میں ادا کر کے استاد کے نام کو روشناس کرنا۔ جانصاحب کے مطبوعہ دیوان کے تیار ہو جانے کے بعد ایک بھی ایسا دیوان شائع نہ ہو سکا۔ جس کا نام دیوان ریختی ہو۔ افسوس صد افسوس۔ آج آن فوج شکست و آن ساقی نام نہاد جو پہنچے یہ بارگراں احباب کی لے نازنین اور چنچل جانصاحب کے شاگردوں کے نام ہیں۔ ۱۱

<p>بزم سخن کو گرائے یا انکے ہنسنے ہنسانے کے لیے اپنی دوش پر نہیں لیا بلکہ صرف اس غرض سے کہ جاننا صاحب کے غیر مہذب کلام کے زہریلے اثر کو انکے دلوں سے دھو ڈالیں جو درحقیقت ناپاک عادیین پیدا کرنے والا۔ اخلاق اور تہذیب سے کوسوں دور ہے۔ اور ایک ایسی جدید طرز کی طرف توجہ دلائیں جو حرف گیری سے بالاتر اور حقیقی واقعات کا اصلی منظر ہو۔ اور جس سے ہم خرمادہم خواب و دہون بابت حاصل ہوں</p>
<p>نہیں یہ رمز جو ر کی باتیں غور کیجیے ہیں دور کی باتیں</p>
<p>خدا کا شکر ہے کہ جس نیک پالیسی اور سچی خواہش سے ہم نے اپنا کلام پاکام شروع کیا تھا اسکو اختیار تک اسی صورت میں نباہ بھی دیا جسکا انصاف اہل بصیرت کی کامل توجہ پر منحصر ہے۔ یوں سمجھنے کو کوئی کچھ سمجھا کرے مگر ہمارا مطلب اس تصنیف سے اپنے نیک اور سچے ارادوں کے ساتھ انصاف اور اخلاق کی عادت پیدا کرنا ہے جس سے آج کل کے نوجوان اکثر محروم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی حسین اور مہجین بیویوں کے مقابلہ میں طوائفوں کو ترجیح دے بیٹھے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں خاندانی شرافت اور بجاہت کے معدوم ہو جانے کے علاوہ لاکھوں کی جائداد پر پانی پھر جاتا ہے۔ اصران نیک بیویوں کے دلوں میں جو ان ناشائستہ حرکات کیخلاف درصدمات پیدا ہوتے ہیں انکی کیفیت ناگفتہ بہ ہے۔ انگریزی ستورات کی طرح ان میں ہتھیار دہلی اور دہلی کی گمان کہ میان جی کو عدالت کے کروٹ کی ٹھنڈی ہوا کھلا کر منھکرا آفاق بنائیں۔ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر</p>

۴

رہ جاتی ہیں۔ شب بیداری۔ گریہ و زاری و آخر شماری سے دل بہلاتی ہیں دیکھتے
 دیکھتے کلیجہ پک جاتا ہے۔ دل میں زخم کاری اور طبع آری ہو جاتی ہے۔ کرین کو کیا
 جائیں تو کہاں۔ کہیں تو کس سے۔ بحالت مجبوری ہجوریوں۔ ماماؤن۔ مغلانیوں
 اور لوڈیوں کے ساتھ جن تک انکی رسانی محدود ہوتی ہے ان تذکروں کی کھڑیاں
 پکنے لگی ہیں۔ چھل۔ مذاق۔ ل لگی۔ حسرت۔ ارمان۔ مصیبت سب کی اپنے اپنے
 موقع پر فتنہ سرائی ہوتی ہے۔ ان دلسوز و عبرت آموز کیٹیوٹکا حاصل یہ ہوتا ہے
 کہ کسی ترکیب سے دولہ میان کو ان امور ناشائستہ سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے
 جو پاکباز دہنو کی رنج اور مصیبت کا باعث ہوتے ہیں۔ انہیں اشتعالی حالتوں
 میں جو کچھ سخت و سست۔ اچھا یا بُرا ان حسدوں کی زبان سے نکلتا ہے وہی ہماری
 ریختیوں کا مضمون ہے خواہ انکو کسی رنگ اور کسی پیرائے میں ادا کیا جاوے۔
 بی عفا بیگم بایں شائستہ ان بلبلاں جن حسن و خوبی کی تصویر آپ کے سامنے اس لیے
 پیش کرتی ہے کہ آپ انکے اخلاقی نتائج پر غور فرما کر انصاف اور نیکی کی خریدارین
 اور ان امور ناشائستہ سے باز آئیں جو خائن و بادی کا باعث ہوتے ہیں۔ کوئی چمن
 کاٹھون سے خالی نہیں ہوتا۔ لہذا آپ اس گلستانِ راحت و چمنستانِ بہت کے
 تھوڑے تازہ پھول چمن چمن کر کام میں لاویں اور کاٹھون سے پرہیز کریں جو آبلہ پانی کا
 باعث ہوتے ہیں۔

سہ عفا بیگم ایک لکھنؤ کی رہیہ کا نام بھی ہے جن سے مصنف کو کسی زمانے میں فخر تلمذ حاصل تھا
 اور یہی مصنف کا دوسرا تخلص بھی ہے جو اکثر ریختیوں میں استعمال کیا گیا ہے۔
 بیگم صاحبہ کے مزید دلچسپ حالات اور انکے مشاعرہ ہر ریختی کی کیفیت ہم ایک علاحدہ کتاب
 میں پیش کریں گے۔ ۱۲ محسن

۵
 مانو نہ مانو اسکا تھین اختیار ہے
 ہم نیک و بد حضور کو بھائے دیتے ہیں
 دیوان جانصاحب کے مقابلہ

جو کچھ ہم پیش کرتے ہیں وہ ایسی معمولی اور سیدھی سادی باتیں ہیں جو قرباً ہر روز
 اور ہر کمین ہمارے سامنے واقع ہوتی رہتی ہیں اور ہمارے کان انکی کیفیتوں سے
 بخوبی آشنا ہیں یہی دیوان ہذا کی اصلی پالیسی ہے جسکا ثبوت کلام خود پیش کر رہا
 ہے۔ چونکہ ہم نے اپنے دیوان میں نواہد پھول پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے جو موجودہ
 زمانہ کی ترقی نے شاید ہماری ہی قسمت میں لکھ رکھے تھے لہذا ہمارے اور جانصاحب
 کے کلام میں اسقدر اختلاف ہے جو ہوا اور پانی۔ خاک اور آتش یا دن اور رات
 میں۔ جو بات زمین ہے آسمان کو سون پتہ نہیں۔ اور جو آسمان ہے زمین مطلق نذر وہ
 مثال کے طور پر ہم دو باتیں پیش کرتے ہیں جو جزو اعظم ہیں۔ جن صاحبان نے
 دیوان جانصاحب یا اسکی ایک آدھ غزل بھی دیکھی یا سنی ہوگی وہ ہمارے اس
 بیان کی تائید کریں گے کہ ان کے کلام میں فحش یا سنگی گالیان لبالب بھری ہیں۔ اس کے
 برعکس ہمارے کلام کا چمن ان کانٹوں سے بالکل پاک ہے اور کمالان فن بھی
 تسلیم کر چکے ہیں کہ یہ محض بیو بیوٹون یا طوائفون کی معمولی باتیں ہیں جو روزمرہ انکی
 زبان پر واقع ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے کہنے کی کوئی سند نہیں کلام اور انصاف و نو
 آپ کے سامنے موجود ہیں۔

دوسری بات جو بالکل برعکس ہے یہ ہے کہ جانصاحب کے
 دیوان میں انصاف کا نام نہیں۔ اس کے برخلاف ہمارے دیوان میں اسکی وہ بھرا رہے

کہ جس کا شمار نہیں تو وہ جیسا ہو سنبے۔ اب کل کی ترقی تعلیم اور شائستگی نے مستورات کی زبان کو ایسا شگفتہ اور آراستہ بنا دیا ہے کہ وہ بھی ہماری طرح اضافتیں استعمال کرتی ہیں۔ آخر صحبت کسی ہے ہماری آپکی نہ تو پھر جب ہم اور آپ اضافتیں استعمال کرتے ہیں تو پھر ہماری مستورات بھی گلاسز پر تقریر اپنی زبان کو آراستہ کرنے کی کوشش کریں تو کیا عیب کی بات ہے۔ مصنف کا فرض ہے کہ وہ اپنے ناظرین کے سامنے اپنے پارٹ کا اصلی فوٹو امار کر پیش کرے۔ کسی قسم کی فروگزاشت صرف عیب ہی نہیں۔ بلکہ زمانہ کے حسن رفتار کے ساتھ سخت بے اضافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے بھی اپنے جن دیوان کو گلاسز ہمارا اضافت سے آزادانہ آراستہ کیا ہے جن پر اس باغ کی بلبلیں شہیدانظر آتی ہیں۔ یہ پھول اپنے اپنے موقع پر ایسی ہمارا جافزا دکھا رہے ہیں کہ بے اختیار تعریف کرنے کو جی چاہتا ہے۔ لطف یہ کہ جانا صاحب کے کلام کی کھلی ہوئی تروید بھی ہے۔ ایک اور فرق دیوان جانا صاحب اور موجودہ دیوان میں یہ بھی ہے کہ جانا صاحب مرحوم اپنے سامعین کو خوش کرنے کے لیے ایک من گھڑت فحش مضمون دل سے ایجاد کر لیا کرتے تھے جس کو واقعات سے کچھ سروکار نہ ہوتا تھا۔ اور مطلب صرف یہ ہوتا تھا کہ ناظرین پڑھ کر خوب ہنسیں۔ اسکے برخلاف راقم نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب واقعات کی تصویر اور مشاہدات ذاتی کا فوٹو ہے یا لکھنے کے اُن رنگین جلیسون کی کیفیت جو جنہیں سالہا سال تک متواتر مصنف کو شامل ہونے کا اتفاق ہوتا رہا ہے

انچہ تقدیر ازل گفت ہماں مہ گویم تو

نتیجہ تقریر بالا

اس طویل بحث سے یہ مرکز مقصود تمہیں کہ ہمارا کلام نقص سے پاک ہے ایسا کہنے سے

کفر عام ہو مایہ۔ کوئی فرد بشر دنیا میں عیسے خالی نہیں۔ بے عیب تو صرف ذات وحدہ
 لاشریک ہواوریں۔ ہاں اسقدر ضرور گزارش کرینگے کہ عینے اس دلفریب کلام کی شلخ
 میں ایک ایسا جدید سہل اور صاف راستہ کھول دیا جو دل کشا۔ خوش نما ہر دل عزیز اور
 مرغوب عام ہے۔ اب یہی بات کہ یہ اور زیادہ دلکش اور دلفریب ہو جائے۔ یہ اس پر
 چلنے والوں کے اختیار میں ہو۔ وہ جسقدر چاہیں اسے غیرت ہمارا گلزار و رشک لالہ زار بنا سکتے
 ہیں۔ یہ بات اطمینان سے سنی جائے گی کہ ہمارے کلام کی تاثیر اور اشتیاق سے لکھنؤ و علی
 بریلی۔ علیگڑھ۔ رامپور اور گوالیار میں کئی ایک جدید رکنی گو پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر انھوں
 نے واقعی کوشش اور توجہ سے کام لیا تو کچھ عجیب نہیں کہ وہ اس ادھورے کام کو پایہ
 تکمیل تک پہنچا دیں۔ سچ برسرِ سوالان بلغا باشد و بس۔ اگر اصحاب باریک بین
 بغرض اصلاح یا ترمیم کچھ لکھنا چاہیں تو وہ شوق سے خامہ فرسائی فرما سکتے ہیں بھنٹ
 شکر یہ کے ساتھ انکی اصلاح یا ترمیم کو بشیر طیکہ وہ با وقعت ہو و دوسرے ایڈیشن میں درج
 کر دیگا۔ ع کہیے سب کچھ مگر ادب کے ساتھ ہو

ناشائستہ الفاظ

کسی۔ رندی۔ چھنالی۔ الزادی۔ بھڑوا۔ و مگر ا۔ ننگ۔ اٹھائی گیارہ۔ ہم تسلیم کرتے ہیں
 کہ ناشائستہ الفاظ میں مگر اشتغال طبع کی وقت بڑی سے بڑی مہذب اور شائستہ بیگات
 اور شہزادیوں کی زبان سے بھی نکل جانے ہیں جیسے اصحاب سخن سچ اور حضرات معاملہ فہم
 بخوبی آشنا ہیں۔ ہم انکے نقل کرنے سے اسقدر خطا و لغزش نہیں ٹھہر سکتے جسقدر انکے بولنے
 والے گنہگار ہیں۔ نقل کفر کفر نباشد۔ صرف اپنے پار کی تکمیل کے لحاظ سے ہمیں کہیں
 کہیں انھیں استعمال کرنا پڑا ہو۔ جسکا باعث محض نقل روایت ہی۔ ہم ان بزرگوں سے معافی

مانتے ہیں جو انکے مخالف ہوں۔ اور جنہیں ایسے الفاظ پہنچنے کا کبھی اتفاق نہ ہوا ہو۔ کبھی
موقعہ پر ارباب نشاط کی زبان بھی درج کی گئی ہو۔ جسکو ناظرین سخن شناس انکے الفاظ سے
خود معلوم کر لیں گے۔ اور جبکہ مضامین کا جوین خود بخود انکے حسن کلام کی بہاریا بجائے
خود ان حسنینان سراپا ناز کا ایک زندہ فوٹو ہے۔

حاشیہ اور نوٹ

چونکہ اس دیوان میں طرحی ریختیاں زیادہ تر زمین بھگو لکھنؤ۔ بریلی۔ گوالیار اور علیگڑھ کے
مشاعر و نثرین کہنے کا اتفاق ہوا لہذا ایسی غزلیں مع نوٹ اور حاشیہ درج کی گئی ہیں جسے
انکی تصنیف کی کیفیت چند دیگر مفید مطلب باتیں بھی معلوم ہو سکتی ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ
حاشیہ جو ایزاد کیا گیا ہو وہ خالی از لطف نہیں بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ نہایت پر لطف ثابت ہوگا۔

ریختیوں کی تقسیم

ہمارے دیوان میں مختلف اقسام کی ریختیاں ہیں جن کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

- | | |
|--------------------------------|--------------------------------|
| (۱) اخباروں کی طرح پر ریختیاں۔ | (۲) مشاعروں کی طرح پر ریختیاں۔ |
| (۳) ریختیاں بطرح شعراے قدیم۔ | (۴) احباب کی فرمائشی ریختیاں۔ |
| (۵) ریختی قصائد اردو۔ | (۶) ایضاً انگریزی اردو۔ |

(۷) پولیٹیکل کلام انگریزی۔ اردو جنہیں قصائد لارڈ کچنر مرحوم و شہنشاہ ایدو و دھرم بھی شامل ہیں۔

(۸) ریختی کافیاں۔ زبان لکھنؤ۔ دھن پنجابی۔ یہ خالص مصنف کی ایجاد ہیں اگر احباب بلاخود ان

پر لکھا دیں کہ اس سے قبل بھی کہیں ایسی تصنیف ہو چکی ہو تو مصنف انکا کمال مشکور ہوگا۔

حسن غزل پر نوٹ یا حاشیہ نہ وہ مصنف کی طبع آزمائی سمجھنا چاہیے۔ خاکسار محسن خان پوری

نوٹ نمبر ۵۔ اسلئے درج نہیں کیے گئے کہ دیوان ہذا سے انکا کچھ تعلق نہیں۔ ۱۲ محسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

<p>ہو تا بسم اللہ سے آغاز ہے دیوان کا ابن مریم تھا شہناخوان باعث قرآن کا پہلے نفرت تھی بوا بھڑس سے الفت ہو گئی رہنما سے راہ حق گوئی ان فقط قرآن ہے اسیے عیسائی و موسائی ہن شیدا و حسن نظر کیتانی سے دیکھو تم اگر کبھی اُسے بار عیساں جمع ہیں فرض شفاعت کیلئے دل میں پیدا کر کے الفت کیا نہیں کرتا بوا کرنا ہو جو کچھ کہ گوئی ان کر لو وعر لو آج تم باعث غرت بوا اپنے فقط اعمال ہیں دم عدم کا بھرتی ہیں سانسین نگورنی مہم جانتے طاعون ملعون کو وہ ہیں قہر خدا چھوڑ دے تن کا قفس جب طائر روح حقیر صدقہ اس شیر خدا کا جو کہ ہے شکل گشا لے جان صاحب کی طرح بر لکھی گئی تھی رخ جیسے بسم اللہ ہو بھانک بوا قرآن کا۔ ۱۲</p>	<p>ہو تا بسم اللہ سے آغاز ہے دیوان کا ابن مریم تھا شہناخوان باعث قرآن کا پہلے نفرت تھی بوا بھڑس سے الفت ہو گئی رہنما سے راہ حق گوئی ان فقط قرآن ہے اسیے عیسائی و موسائی ہن شیدا و حسن نظر کیتانی سے دیکھو تم اگر کبھی اُسے بار عیساں جمع ہیں فرض شفاعت کیلئے دل میں پیدا کر کے الفت کیا نہیں کرتا بوا کرنا ہو جو کچھ کہ گوئی ان کر لو وعر لو آج تم باعث غرت بوا اپنے فقط اعمال ہیں دم عدم کا بھرتی ہیں سانسین نگورنی مہم جانتے طاعون ملعون کو وہ ہیں قہر خدا چھوڑ دے تن کا قفس جب طائر روح حقیر صدقہ اس شیر خدا کا جو کہ ہے شکل گشا لے جان صاحب کی طرح بر لکھی گئی تھی رخ جیسے بسم اللہ ہو بھانک بوا قرآن کا۔ ۱۲</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گلشنِ نصرتِ نبیؐ میں لبِ لبسِ دیوانہ وار
 ہے ترانہٴ سنج محسنؐ اُس کا گلِ یزدان کا
 بر طرح وہ بھڑوانگہ ہے مسخرا جو بنائیں ہم نوج یار اپنا
 سرا با عصمت ہیں اور حیا ہیں ہے شرم با جی شعرا اپنا
 وہ بھڑوانگہ ہے مسخرا ہے بنائیں ہم نوج یار اپنا
 وہ بخودی ہے کسی کی دُشمن میں کہ مست رہتی ہوں بے پیہن
 ندول ہے جو با بے زرم ساقی نہ مے کا طالب خمار اپنا
 وہ مست متوالی بھولی صورت۔ وہ شوخی اور بکھین کی عادت
 ہر شکست یا جی در حقیقت۔ ہے ایک لاکھون میں یار اپنا
 ہے یاد ہندی کو بھی وہ لٹکا۔ پھرے گا بھڑوا وہ بھٹکا بھٹکا
 نہیں نگوڑے کا کچھ بھی کھٹکا۔ ہو کوئی دشمن نہار اپنا
 لٹکا کب پھر نہ وارگوئیوں۔ وہ شمع ابرو کی مارگوئیوں
 گرے نگوڑا سوارگوئیوں۔ نہ چھوڑواری۔ شکار اپنا
 صراحی نے کو توڑی ہوں۔ سر اُنکا ساغر سے پھوڑتی ہوں
 رُلا۔ رُلا کر میں چھوڑتی ہوں۔ بڑھا بڑھا کر کے ہار اپنا
 بکا رُونگی میں بھی حال گھر کا۔ وہ ڈالیں مجھ پر وبال گھر کا
 کھلا کے رندی کو مال گھر کا۔ نکالیں مجھ پر بخار اپنا
 لے ایک بیگم صاحبہ نے یہ معصیت فرمایا تھا۔ وہ بھڑوانگہ ہے مسخرا ہے بنائیں ہم نوج یار اپنا
 اس بہنِ رنجی لکھنے کی فرمائش کی گئی تھی جو پوری کر دی گئی۔ لا محسن

<p>پھٹی رضائی جلا دو سالہ رہی نہ چنے کو ایک مالا مزا وہ غم میں ملا ہے خالہ - ہے بہت راری قرار اپنا کہیں کسی کو بلا رہے ہیں - کہیں کسی کو پلا رہے ہیں اُدھر وہ سینے لڑا رہے ہیں اُدھر ہے سیدہ نگار اپنا ہے ساس کا ہیکو سوت ہے وہ - ہماری ہر طرح سوت ہے وہ نہیں ہوئی ہوئی قوت ہے وہ - بگاڑا دشمن نے بار اپنا ہے آنے ڈولی کھٹلا ہوا بی - امام بارہ بھی کر بلا بھی نگوڑے رتے ہیں کیوں بواجی حساب کر لین کمار اپنا یقین کیا ہو قسم یہ باجی - بلین جو غم ہو غم یہ باجی نکالیں کھل کھل کے ہم یہ باجی - کدورت اپنی غبار اپنا</p>	
<p>نہ جاؤ کسی کے در پر حسن - بلاؤ رندی کو گھر پر حسن دھرو یہ اوروں کے سر پر حسن - اُتار دوسرے بار اپنا</p>	
<p>بہ طرح - بزم میں آیا قدم جسد م ستم اہ بجاؤ کا</p>	
<p>گھسٹ سمجھا ہے سفر بھڑوا عدم آباد کا کسی کے گھر سے لگا کر بھیجے ہو پان تم آکے وہ تیر نظر کی زد میں نہج جانے ہوا نند کی چالوں پہ چلکر لگی مین چال مین</p>	<p>حوصلہ دیکھو تو گوئی پان اس مل ناشاد کا واہ کیا کہنا ہے مرزا - آپکی اس یاد کا منہ تو دھولے حوصلہ اُنکے دل جلاؤ کا تھا سبب سبب بگم ہوا یہ رنج کی بنیاد کا</p>
<p>ملہ شکر گو بار کے مشاعرہ کی یادگار جو جہان حیرت صاحب کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا تھا - حاضرین مشاعرہ - نے ہر ایک شعر کو ر س کر پڑھنے کی فرمائش کی - اور خوب داد دی - ۱۲ محسن</p>	

چاندنی شب میں لب جو دولہ کی غلو شبانہ	ریشک ہین شیراز کے تالاب دکناباد کا
بات تو شیرمن کی رکھ لی تھی ہزار دین بوا	گو بلا سے پھٹ گیا سر بھی میان فراد کا
بیٹھنے پائے نہ تھے چو تر اٹھائے چلدے	خاک نکلے حوصلہ - شوق دل ناشاد کا
پارہنتی کے ہین یہ کانٹے بو ابوسے ہو	خط نہیں آتا گھوڑے کا سا پر شاد کا
ریختی گوئی میں جو محسن نگوڑا فرد ہے	
سہ یہ جو بن عنقا بیگم سی بو اُسٹاد کا	
برطرح مشاعرہ بریلی ع کاش ہو جائے گذر بر سر دفن اُنکا	
بیٹھنا تھا کہ ہوا ہو گیا تو سن اُنکا	بھولنے کی نہیں بندی کبھی آسن اُنکا
جوسے کی لت بھی لگا دی میری نواب کو اُنکا	زخمہ درگور ہو - باجی - مواد دشمن اُنکا
ہن یہ پھری ہوئی ٹکیانی کو خاطر نالے	صاف بتلاتا ہے جگہ بوا شیون اُنکا
وہ برستے ہو پانی میں مغل جان کے ساتھ	کھیلنا باغ میں جا جا بو اساون اُنکا
پچھلے ساون میں تھے سوت کو گھر میں ولہ	دیکھیے ابکی کہاں ہو بوا ساون اُنکا
حشر میں پیش خدا تینوں کی ہو گی پیشی	میں بھی نواب بھی اور تیسرا داس اُنکا
پانچ انعام کے ماما بھی کھن سے گن لو	آج کرواؤ کسی ڈھب سے جو درشن اُنکا
پچھو تیا یوں ہی رہے گا بوا پیچھے آ پا	مورنی سی میری آواز سے ارگن اُنکا
دولہ بھائی پر موئی ہو گئی ہو عاشق	گو نہ تھی نام ہے کیوں ہار میں مالن اُنکا
لے یہ شعر بیان حیرت صاحب نے بالخصوص کئی بار پڑھوایا اور خوب ہی پسند ہے۔ مجلس مشاعرہ دیوار قہقہہ	
نظر آتی تھی - ۱۲ محسن	
۱۲ گھوڑے پر آسن جا کر بیٹھا حد درجہ شکاری میں داخل ہے۔ لہذا توس کے ہوتے ہوئے آسن کو	
نفس معنون میں لینا سخت غلطی ہوگی۔ ۱۲ محسن	

۱۳	مہند میں تیرے پہونچیں میرے دولہا شک آئینہ ہے یگم بوا گدرا یا ہوا	ہوئے خیرے جب جالہ لندن اٹکا فتنہ انگیز بلا خیرے ہے جوین اٹکا
آل احمد کے ثنا خوان میں محسن باجی کیون پس مرگ معطر نہ ہو مدفن اٹکا		
بر طرح - خط نہیں لاہور سے آیا اتنی جان کا		
پھر کیا طلبہ بجائے آج گوہر جان کا خاک کا ٹیگا نگور اشخ اپنی بزم میں پھانے ہیں رات بھر دولہا کی چٹکی کی خاک کیون کڑی سننے کسی کی دل نہ اجاتا اگر بست بستہ معذرت پر بھی نہ بولیں ات بھر پاندان بھروسے کے سر پر اردو کی آج میں	کیسا نہ گاسے نگور اب چند بھان کا جاننا سہری نہیں بھڑو اجا پنی تان کا خاک نکلی جو صلہ پھر حسرت و ارمان کا کیا کروں شکوہ بوا اپنے دل نادان کا سے شکر یہ ہم پر واجب سوسے کو احسان کا سوت کا بھیجا ہوا کھا یا جو بیڑا پان کا	لو
کیون نہ رہنیدہ ہو محسن دو مہینے سے بوا		
خط نہیں لاہور سے آیا اتنی جان کا		
بر طرح - چشم آفت پانے کیا دیکھا		
فتنہ کیا کیا نہیں بوا دیکھا	یار سا کوئی چلبلا دیکھا	پلو
لہ والدہ چند بھان کی خاطر سے لکھی گئی تھی جو بی اتنی جان کی خاص گوئیاں اور علی گڑھ کی رہنے والی ہیں جل کوئی ایسا شہر نہیں جہاں دو تین گوہر جان ہوں لہذا ہمارے مطلع کی گوہر جان کلکتہ والی گوہر جان نہیں لکھنؤ ایک اور جہان ہیں ۱۲ محسن - سلاہ ایک شوخ چیل - چلبلی - اور چلی ہوئی معشوقہ باز اری یا بھاری کی خاطر لکھی گئی تھی جو سراے آغا میر گھنڈ میں مقیم تھی - لکھنؤ کے رئیس زاوے اسکی ایک ایک بار سیکڑوں خرچ کر دینے تھے ۱۲ محسن		

<p>۱۱</p> <p>پہا نس لیتا ہے باتون باتون میں چشم پر غم کو بسترِ عزم پر دولہ بھائی کے حسن کو دلا دل سے اتریں ہوا جو جب جاوے دل میں کر کے گھر مجھے مارا آج برے ہوئے ہیں یور کیوں کھلے جو ہر نماشب بینی کے ہونے خالی ڈھول شیخ جی تم دیکھا کسی موٹی کو ہنس ہنس کر</p>	<p>نہیں اس گت کا مرد وادیکھا شبِ فرقت میں آشنا دیکھا آفتِ جانِ فستہ سزا دیکھا اکھین نظر نہ سے تو گرا دیکھا پیارا اُن کا بوا بلا دیکھا چشمِ آفت پہلے کیا دیکھا شبِ تماشا جو آپ کا دیکھا خوب ہے بجا بجا دیکھا بہاؤ یوری چڑھا چڑھا دیکھا</p>
<p>کہو گویاں تھیں خدا کی قسم کوئی محسن سا آشنا دیکھا</p>	
<p>برطرح مومن خا نصاحب مرحوم ع میرا بھی حال ہوا تیری مکر کا</p>	
<p>خلاف کہتی ہیں حورین کہ ہے مکر کا سا نظر تو آتا ہے متا وہ نقشہ شر کا سا گھر وندے یوں تو بہت دیکھو اسے بیگم نے ہوئے نہ کسی کو دل دیکے آخر ش حیران</p>	<p>ہمیں نظر نہیں آتا ہے اس بستر کا سا دعا میں دیتا ہے معلوم کچھ اثر کا سا مزا ملا نہ مگر شیخ جی کے گھر کا سا میں پہلے بھی تھی سو دا ہے یہ ضرر کا سا</p>
<p>لے عفا بیگم مخلص عفا کے مکان پر ایک بیگماتی مشاعرہ ہوا کرتا تھا جس میں خاص خاص ہنگامات رونق افروز ہوا کرتی تھیں۔ اس عجیب غریب مشاعرہ کی کیفیت اس میں شامل ہونے والوں کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ سراپا رازداری کا منظر تھا۔ ناہم عفا بیگم کی عنایت سے خاکسار محسن کو بھی ہمیں طرح پر وقت مل گیا تھا جس پر یہ برائی عرض کی گئی۔ ۱۲ سن</p>	

۱۵

<p> لگاتے ہیں دل بسمل میں ایک چرکاسا صنایا حسن سے جلوہ ہوا قسم کاسا نکوئی گم ہو جہان میں مری کمر کاسا بنالور و پ بوا آج نامہ برکلیا یہی تو ڈر ہے کہ لگتا ہے جھکو ڈر کاسا ہوا ذرا میں وہ معلوم وائے سر کاسا لگا رہا ہوا کھٹکا موئی سر کاسا </p>	<p> نہیں وہ پان سے کرتے ہیں رخسوت کا پھر اٹھائی رخسے دولائی جود و لہ نے باجی تھایے دل سناہ کھوجائے کوئی عالم میں یہ خط و اب کو پہنچا دو۔ ماما میں واری ہزار جا ہتی ہوں بولوں اُسے ہو کے نذر وہ دُعا شمع کو بیگم کی چشم پر خون نے نگوڑی وصل کی شب بھی ہوا چہن نصیب </p>
<p> سخن کی پر یون کو لیکر۔ سریر مضمون پر ہوا میں اڑتا ہے محسن لگا کے پر کاسا </p>	
<p> مشاعرہ بریلی بر طرح۔ بس رہا ہے مری آنکھوں میں تماشاکلیسا </p>	
<p> کل ہما جن ہوا کرتا تھا قضا کیسا منٹ لگوں نے کیا نواب کو رسوا کیسا چھوڑ ڈھکے کواری روز کا جھگڑا کیسا کنکری نون کی گھر میں نسین آگیا کیسا دم لگا کر مودا مہباز وہ کھسکا کیسا آج اڑتا ہے موچہ پڑیا کا پٹھا کیسا </p>	<p> دھم تو دے نہ گئے چھوٹا مالا کیسا وہی مہی کی بویا پات تھی بجرا گھینسا روٹی ممکن نہیں بھروسے سے تو کپڑا کیسا کیا کہوں اسے ہوا بگڑا ہے گھوندا کیسا رات ماما نے جو ساقن کے کئے دیکھ لیا توڑ کر پٹھہرا ہوا پان کٹوری کے نیچے </p>
<p> لہ بریلی کے مشاعرہ میں اس برکھی کی بہت تعریف کی گئی تھی۔ حاضرین جلسہ نے ایک ایک شعر کو کئی کئی مرتبہ پڑھ کر سننا اور بڑے بڑے استادوں نے داد دیکر مصنف کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ۱۲ محسن لہ پان کٹوری پڑھا اور پٹھاسا لگایا کہ بڑو کی نام ہیں۔ لہذا غلط فہمی کو جلد ناپا جائیگا۔ ۱۳ محسن </p>	

<p> بنگیا ابرسیہ برق سا پندا کیسا واڑھی منٹا اٹھا لگتا ہے بچھکا کیسا رکھ کھا یا کیے ہم اے بوا کیسا کیسا گھاٹ پر آج اتر آیا ہے پٹیا کیسا اور دینے نہ پڑیں شیخ جی لینا کیسا دولہ بھائی سے مجھے اے بوا پرہا کیسا دھڑکا مطلب ہوا بچا تا ہے گٹا کیسا نور چین چین کے نکلتا ہے نظار کیسا جنگ نگریہ میری ساس نے تانا کیسا دیکھو بگڑا ہوا ہے بزم کا نقشہ کیسا آٹھارہ رو کے دل راز میں دھچکا کیسا پانی پی پی کے وہ گوسا کیے کیسا کیسا گھوڑا پھاڑ کے دیدے ہے گھوڑا کیسا پر گیا بار ہوا راہ موار اٹنا کیسا اری پا جا نہ کی یہ گوت میں چکا کیسا </p>	<p> ہاتھ پائی نہیں سو کن سے ہونی گر قبلہ کالا منہ فوج ہوا ایسا کسی بندی کو نصیب وہ شب ماہ میں پیتے رہے گوہر کو لیے بھانک کر انگلیا کی دیوار سے بھگے کی بہار صاحب خاں سے کرتے ہو حساب خاتمہ شوق سے آئینہ جب چاہیں تکلف کیا کر جانتی خوب ہوں میں گر بہ سکیں ہر شیخ پہنچی کرتی بوا بگم نے اُٹنگی ایسی نہیں داماد اگر آئے تو نہی کے لیے نہیں میں اجری فقط یار کی بگرنی گویاں ایسی جھکی میں شب وصل کہ بیٹو ہوئی پانی پینے کے بہانے سے چلے آئے جو ہم جی میں سہ پہر چھوڑ دوں میں سر کی دو نوں یہی تو رنج ہے بگم بوا۔ سیدھا ہو کر کبھی نہ سی نہیں وضع تو ہے ہے باجی </p>
<p> جادو کر کے بوا بن گیا محسن اپنا یاد اس برنجی والے کو ہے لگا کیسا </p>	
<p> سلہ دیوار۔ بنگلہ۔ گھاٹ۔ اور پٹیا۔ بھی حسن پوش کے پرزدن کے نام ہیں۔ ۱۲ محسن سلہ یعنی دو دوں انگلیں پھوڑ دوں ۱۳ محسن </p>	

بر طرح - ہے اثر یہ نالہ ششگیر کا	<p>کر لیا شاید مجھے نصیر کا یوسف لینا سوت کی تصویر کا مل گیا نسخہ مجھے اکسیر کا راز گو ہر جان کی تحسیر کا ہے تو پروردہ ہوا کے شیر کا بھجوا رہی نے جو ہنڈا کھیر کا ہے نتیجہ ختم کی تاثیر کا کیا سب بخت کی تقصیر کا پاؤں لنگڑا ہو گیا بندہ سر کا رجگڑا اُس ماہ کی تحفیر کا ہے فسانہ شمع و گلگیر کا خوف تھا جسکی ہوا تشہیر کا تھا زمانہ گھسری وہ تعمیر کا یہ اثر ہے نالہ ششگیر کا اس ہے قیدی زلف کی زنجیر کا</p>	<p>دیکھنا آرمی نماشا پیر کا سُن چکی ہوں حال سب شہر کا پار اکشتہ کردیا بے پیر کا بعد مدت سے ہوا افشا ہوا گو کہ ہے نواب زادہ دار پر پی گئے سب شیرادر کی طرح بھاگتی بھت چھٹاؤنی ٹھین کیوں نکالا بیاہتا کوشچ جی ماٹھ میں آیا نہ دیر مدعا شوق سے کرواؤ گویاں آج رات کی باتیں نگوڑی کیا کہوں کھل گیا وہ پیٹ کا راز نہان بولی کیونکر مونی برسات میں ریل ہی میں آگئے وہ رات کو پہلے تھا تو اس کا سالہ گھر</p>
<p>مل گھٹو کی ایک شوق و سنگ آفت کا پرکار فریبندہ ناپ چھو سالہ شاہ بازاری بنی نصیر جان نکلے کے درودات پروا یک مشاعرہ ہوا تھا۔ یہ کچھ ہی جملے عابد فریبکی ادا کا رہے۔ جو ہمیشہ نروانا نہ رہی۔ ۱۲ محسن سے راز نہان چھپے پیٹ میں محفوظ رہتا ہوا۔ مثلاً ہمارے پیٹ میں سیکڑوں راز بھرے ہیں۔ ۱۰ محسن</p>		

۱۸	
باجی محسن پر بھی ہونظر کرم ہے وہ عاشق آپ کی تصویر کا	
روایت	
طرح مشاعرہ بریلی - ہوتا نہیں ہر وصل کی شبستان نصیب	
گویاں دی ایک ساہو بہان اور وہاں نصیب چوکے جو اس بہار میں ہوں بجلیاں نصیب دیکھو نگوڑے کو بوا - پھوٹا کہاں نصیب کس کام کا وہ جس نہ ہوں روٹیاں نصیب اُمت کے کھل گئے بواجی بیگان نصیب بہتر تھا اس سے ہوتا اگر ساربان نصیب آئے کالجہ تھامے ہوئے آج ہاں نصیب مینہ بھی ایک جنکو مین شہزادیاں نصیب کم دیکھے ہو نگلیسے بھی پر مغناں نصیب ہوں بیٹا بیٹوں کی تھین شادیاں نصیب ہو جس لندڑی کو نہ کہیں آشیان نصیب یارب ہو بندی کو بھی وہ باغ جناب نصیب حجاج کا ہو جلد منجھے کا روان نصیب	جس سرزمین پہ جائے ہے آسمان نصیب کالی گھٹائیں بجلیاں اور بدلیاں نصیب سید مغل نہ شیخ نہ ہوا ہر چھان نصیب زردار بھی ضرور ہو گر ہو جوان نصیب رند خراب خانہ و باغ جناب نصیب ہے شہر ترے ہمار سا جاہل کبد ہوا یارب ہو بیکرا میرا شیخ اس قدر ہر دم بھی ایک جڑتی نہیں جنکو باندیاں نواب اور لونڈی کو دین خود اٹھیل کر اما جی واری جاؤں کرو آج شاد وصل دیگی وہی کبوتری انڈے میان کے گھر تعریف جسکی کرتے ہیں خود آپ استفادہ نہ چین - بیکرا ہوں - پچھری ہوں پارہول
لے بریلی کے مشاعرہ کی یادگار ہے جسے بزم مشاعرہ کور شک جہر بنا دیا تھا۔ ۱۲ محسن لے شہر ترے ہمار جاہل - یو قوت یا آجہ کو کہتے ہیں ۱۲ محسن	

سیر بہار لکھنؤ یا خار وشت واسے جھکا نشانہ آف ہوا جی چو کتا نہ تھا بے ناک جھانک بندی کار ہنہا خال ہر	لایا نگوڑا ہکو کہان سے کہان نصیب ایسے مٹے نشان نہین ہڈیاں نصیب ہون دشمنوں کو شیخ جی بہ بندیاں نصیب
عقما نہین ہے۔ بلبل مست رہن ہے وہ کس گل کو باغ ہند میں ہر یہ زبان نصیب	
طرح۔ اپنے مطلب سے اُنھیں مطلب	
کوئی مر جاے یا ہو جان بلبل رکھتے لالا ہین رندیاں گھر میں دولہ بھائی سے دل لگی بازی کام عجلت بگاڑ دیتی ہے شیخ جی ہاتھ پر دھرا لون گی خام ہے یہ اُدھیڑ بن گویاں تیری لونڈی کی یہ دعا ہے تجھے تیسری ستانہ چال پر باجی قطع کر دے گانیش افعی مو کسی ڈھب سے نگوڑی آجائے	اپنے مطلب سے ہے اُنھیں مطلب گھر کی بیوی کے سامنے یہ غضب کرو دُہن ہوا۔ مگر بہ ادب پوچھتے ہین بگڑ بگڑ کے سبب مین نہ مانوں گی آپکی اب۔ تب چھوٹتی ہے میان سے کسی کب ہو ترقی میان بڑھنے منصب گر پھڑک جائیں وہ تو کیا ہے عجب چھوڑ دو ورنہ عادتِ عقر ب جانتی ہوں نواب کا مطلب
ہے یقین کج قومونی عقما آئے گی آدھی رات مکہ اغلب	
لے ایک پاکباز پری پیکری فرانس سے لکھی گئی تھی جسکی شوخی میں نے پھر صراحتاً موزوں کیا تھا اپنے مطلب سے ہر اُنھیں مطلب	

اردیف	
طرح شوق سے آئین جو آنا ہو مگر آپ سے آپ	
بندی کیونکر ہو آمادہ شراب سے آپ	میسرے چوٹے بھی آنے نہیں مگر آپ سے آپ
سیدھا ہو جاتا سہیج خلق بشر آپ	گرو شس پر فلک کے ہوا کھا کر چکر
چھوڑ دین آج میان تیر و تیر آپ	نیچ ابرو کے اگر دیکھ لیں جو ہر باجی
شیخ اُبھے تو مورا خاک بسر آپ	دیکھنا پان کی جا۔ خاک نہ بھرون بھرمین
چھوڑنے کا نہیں لالہ میرا در آپ	پالا استاد سے جب تک نہ پڑے گا خالہ
وہ منا با کرین سو بار اگر آپ	ہم بگڑتے نہیں ایسے کہ بڑا من جائیں
کوٹ پتلون سے ہوٹل کا ڈنر آپ	کروند بیروہ گویاں کہ میان ترک کریں
شوق سے آئین جو آنا ہو مگر آپ	ایسی تدبیر ہو ماما کہ نہ ہونا نام میرا
کرتے کیون ضد بین وہی بار در آپ	چوک میں چاک گریبان پہ چلنا کیسا
ابسانفہ کوئی بخور کر و تم عقدا	
جاتا محسن کار ہے در و در آپ	
<p>لے لکھو کے بھول ہیں۔ کس موقع پر چنبٹ گئے تھے۔ اسکا حال ہی عقدا بیگم کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں۔ یہ تو صورت اسعدہ جانتے ہیں کہ ارشاد ہوئے ہیں کچھ دیگر واقعہ جو جائے تو یہ دوسری بات ہے۔ مگر تعزیر ارشاد میں یہ تو ناغیر مکن ہے۔ محسن شاہ انگریزی قافیہ اردو میں اتنی انکھی بات ہو جائے اکثر احباب اسکو دیکھا ہوگا۔ پڑیگا مگر اصلیت یہ ہے کہ بعض انگریزی الفاظ نے اردو میں وہ دخل نا جائز اختیار کر لیا ہے کہ وہ کسی کے ہٹائے ہٹ نہیں سکتے۔ انکے ہم معنی الفاظ انوار اردو میں بھی نہیں لیا بالکل محدود ہو گئے ہیں۔ ڈنر کا فعل بدل کر مکین ہو کر کوٹ پتلون۔ پٹن۔ جنت۔ جرنل۔ کرنل۔ کپتان۔ برانڈی۔ دسکی۔ دلائل نام۔ پورٹ جن۔ شامپین۔ ریل ٹکٹ وغیرہ کیلئے اردو الفاظ کھانے لگے جائیں۔ تجربے ثابت ہوتا ہے کہ انگریزی شاعری کی بنا پر کئی باعث اردو میں بڑے خیل ہوئی جاتی ہے اور وہ وقت دور نہیں کہ جہاں دونوں کا اتحاد ہے ایک تیسری زبان پیدا ہو جائے۔ محسن</p>	

روایت	
طرح مشاعرہ علیگڑھ - وہ ہوشوڑا لڑا بہت	
یونو دنیا میں مین لدا بہت شیخ جی کرتے ہیں تکرار بہت چال کی اسنے نہ بچو بلبل چل نہیں اٹھی اگر چکے کی ساغر حسن چپا ناگوئیان بک نہ ابرو پہ ہارس آیا ایکے لکھو نہ بن سکودین آج داروہ کی کل ڈپٹی کی تم تو کسی سے وہ تم سے بگڑی بیڑیاں شیخ کی کرکٹ جائیں ہنہ گھسنے دے دے انکے رقیب پہی سونوں نے پڑمائی ایسی منہ لگے گر نہیں مڑے انکے	کرتے مرزا ہیں مگر پیار بہت آج دینگے آنکھیں ہم مار بہت گل بھی مشور ہیں پر خا بہت پوچھو کیوں جاؤ ہیں بازار بہت ناک ہیں پھرنے میں مخوار بہت وہ گھمایا کیے تلوار بہت لینے والوں کی سمجھ مار بہت رہتی گوہر کو ہے بگاڑ بہت بٹھ سے اٹھے نہ مونی نار بہت وٹھو ٹھہرے بندی بھی پیر بہت خار کھایا کیے بدکار بہت ہم سے آرزو ہیں سرکار بہت گھیرے کیوں رہتا ہیں اغیار بہت
بادہ عشق میں عتقا بیگم ابو رہنے لگی سرشار بہت	
سے بیگمات لکھنؤ کی زبان پر زندوں کے یہ مود کا لفظ اکثر جوش افش میں بولا جاتا ہے۔ جیسے چل مودی بیٹ مود پر زندوں کے لیے عام خطابات ہیں۔ اسی رعایت سے ہمان بھی لکھا گیا۔ کہیں چچ مود سے نہ بچو لیکن گار۔ سوشن	

طرح مشاعرہ بریلی - زلف پیمان سے ہے اُجھا دیکھیے شانے کی بات
 کرتے ہیں کیا کیا چب کر سرخ ہو جانے کی بات
 سوت کے ہاتھوں سے وہ منہدی کے لگو آنے کی بات
 ہے پری شیشہ من گویا - وہ اتر آنے کی بات
 اسے پری حنا نم بوا - اُن کے پری خانے کی بات
 کرنے بیگم سے عبت ہیں روز بھسلانے کی بات
 ہے یہ دل ملنے کا سودا اور من مانے کی بات
 چنگنے والے ہیں ہری کے ہمسے منہ آنے کی بات
 ہے سراسر شیخ نجی یہ گھاس کھا جانے کی بات
 آئینہ ہو ہو گئی خواب صاحب آپ کی
 شعلہ خاتم سے وہ قبلہ - آئینہ خانے کی بات
 آئین نا کروا کے وہ آئینہ شانہ یار سے
 ہم نہ کہتے تھے کہ ہو گی موبوٹا نے کی بات
 سُن کے دوکانوں سے میری دی بڑھا اپنی دکان
 کان کے پردے پھٹے - سُن سُن ہوئے کانے کی بات
 سوت سے مشکوے ہمارے - ہمے شکوے سوت کے
 کرتے ہیں کیا کیا میان دونوں من چل جانے کی بات
 کئے بھر بھر دی انجین جو ہو گئے بالائے طاق
 وہ ہوا درگاہ دلی طاق بھروا نے کی بات

۲۳

شوخی دلدار نے چشم حیا جو سے کہا
 ہو گیا ہونا تھا جو۔ اب کیا ہے شرم لے کی بات
 دونوں سے لڑز مرون کی باجی صاحب جفت ہے
 دوستوں کے دل میں ہے دشمن سے لڑوانے کی بات
 رکھا جس کو ہر باجی گوہری نے پیٹ مین
 تھی صدف کے درج میں وہ دُر کے در آنے کی بات
 سوت سیلے سر میں بھی چو کی نہ سیلی بات سے
 ہے گہنی بد وضع۔ کرتی ہے گھن آنے کی بات
 ہم بھی خواب ناز میں سنتے رہے بد ذات کی
 رات بھر کرنا رہا وہ گھات پر لانے کی بات
 جن کو ہم نے ٹھٹھ لگایا اُن سے یہ حاصل ہوا
 ہم سے کرتے ہیں نگوڑے اب وہ ٹھٹھ آنے کی بات
 سیدھے باتوں سے نہیں ہوتے بڑا لاتوں کے بھوت
 لات جب تک کھانا لین اُنکو نہیں آنے کی بات
 پاؤ گی کیا گوہری ترپانے میں کلپانے میں
 آج ویدالوج ہو منظور کل پانے کی بات
 شوق سے آجاری گوئیان کو کمان حسن کمان
 یہ بھی تھی گوہر بوا۔ کچھ آب اور دانے کی بات

بر طرح قواب شاہ جہان سلیم صاحبہ مخلص شیریں الیہ بھوپال رحمہ	
سامی چین مین آکر تیری یاد ہو بہت	
ناشا وید بوا دل ناشاد ہو بہت	بھولے وہی ہین چنگی بہین یاد ہو بہت
کرنا نگور اچوک مین بر باد ہو بہت	دولہ تھارا اصغر ہی آزاد ہو بہت
کسب ابھی بوا ستم اچا دی ہو بہت	محکم نہیں کہ ہونہ انیس دل حزمین
دیران خانہ دل ناشاد ہو بہت	جانے سے انکے گھر نہیں اچڑا فقط مرا
آز رو اندون مورا جلا دی ہو بہت	دیکھون نگور اکرتا ہے کس طرح خون نخل
دم سے بھٹارے گھر میرا آباد ہو بہت	خوش ہو کے ساس نے کہا واپس سے رشک گل
غافل خدا کے خوف سے صیاد ہو بہت	بلبل کو فصل گل مین اسیر قفس کیا
شرمندہ اپنے فعل سے بہرا دی ہو بہت	قصویر انکی کچھ نہ سکی پسیر ہو گیا
یستی ہون کرو مین بوا کچھ مزار مین	
محسن نگور ا۔ قبر مین بھی یاد ہو بہت	
روایت	
طرح - پلک مار کر شیر کو دے پلٹ	
فرادیکھیے قبلہ چلمن اُلٹ	ہین مشتاق در پر کھڑے بھٹ کے بھٹ
<p>سہ خاکسار محسن کو جناب شیریں صاحبہ خلد آشیان سابق والیہ بھوپال کا ایک دیوان ہاتھ لگ گیا تھا۔ مواد کیا کہنا۔ یوں تو ہر ایک غزل سرکار عالیہ کی از سزا پامر مع تقی مگر یہ غزل سامی چین مین آکر تیری یاد ہو بہت راسم کو بہت پسند آئی۔ انہا اسپر تر بجی عرض کی گئی ۱۲۔ محسن ۱۵۔ اسمین اُلٹ پلٹ۔ کھٹ پٹ۔ سب قافیہ مین چین فراموش کی گئی تھی کہ یہ غزل قافیہ کی ضلع بندی پر تیار انہا ہر شعر مین دو دو تین تین قافیہ شامل کر دیے گئے مین ۱۲ محسن</p>	

<p> کہا باجی نے دت نہ موئے دور ہٹ دلا دو مجھے لکھنؤ کا مکٹ کٹھا مکٹ موئے نے دیے توڑ پٹ یہ بھڑوا کوئی بھسا نہ ہے یا کہ نہٹ کچھری میں جا کر میں بولوں رپٹ وہ بیٹے ہی غٹ غٹ گئے بھول پٹ ریاست کا گردے اجازت بجٹ پلاٹ مار کر شیر کوٹے پلٹ یہاں روئیں کرنی کو گر جائے پھٹ چھپر کھٹ پر کرتے ہن کا یا پلٹ میری بھی برصہ ہے نہ چھوڑو گی ہٹ </p>	<p> لگائی جو بوسہ کی مرزا نے رٹ بلا سے کسی کو کر وچت کہ پٹ کہیں شب جو ولین سے کٹ پٹ ہوئی بجاتا ہے وہ لوگ مو ارات بھسر کرین کر طوائف سے سٹ پٹ میان ہن کٹ کٹ گئی بیگم بول میں بٹوا ترقی ہوا مسال و ولہ کی پھسر ہے شیر خدا کا جو آنکھوں میں نور چھتاوون کی جا کٹ میں پاکٹ لگین یہ کروٹ کی آہٹ بلا ہے بٹوا شاست وہ مارا کرین جان جائے </p>
<p> وہ بھڑوا سر بزم کٹ کٹ گیا رکھا عنقا بیگم سے جسے پٹ </p>	
<p>روایت</p>	
<p> نہیں کئی جو برج کا باعث کچھ تو ہے شرم کچھ حیا باعث </p>	<p> میں بھی آخر سنون تو کیا باعث اور کچھ بھی نہیں بوا باعث </p>
<p> لفظ بحث و غیرہ انگریزی قافیہ ہیں۔ مگر اردو میں ایسی جڑ پکڑی ہے کہ کسی کے گلے سے نہیں اٹھ سکتی۔ ان کے ضم البہل میں گے اور نہ وہ نکلیں گے۔ جب ایک زبان دوسری زبان پر صرف کرنا چاہتی ہے تو اسکی ابتدا ایسے ہی لفظوں سے شروع ہوتی ہے اور حسن۔ اسے خفیہ شاعر کی جان اور ایک غزل دہی داستان ہے جسکو عنقا بیگم نے خوب ادا کیا ہے اور حسن </p>	

جس سے مطالب تھا بکرا یا کیون
نہیں کسی کی کچھ خطا باجی
نظرِ لطف کیون نہیں ہم پر
سوخست ہو گئی مین جل عین کر
گھر سے رہتے ہیں رات بھر غائب
شیخ جی کے مین کاٹتے بڑے ہوس

کیونکہ فرسودہ آج تو محسن
کچھ تو کہہ - بندہ خدا باعث

رویف جیم

طرح - اینجا و به جو کردی شرافت و بسراج

بیتابی دل۔ ہاں بوا۔ دکھلائے انرا آج
 آیا ہے میرے گھروہ بوار شک قمر آج
 جائے توسی مرزا موار ندی کے گھر آج
 زناخی کا اس حسن پہ پرسان نہیں کوئی
 کیون آئینہ جگ بھر میں نہ ہو جانی وہ یکم
 وروہ وہ بدنام ہون دینا بھی ہو درپے

آئین میان بھاسے ہوئے اٹھوئے بکر آج
 باحشر نظر آئے لگوڑی دھسہ آج
 دانشدہ بریا کروں گھر بھر میں بین ٹر آج
 پڑتی ہے حینون کی دوکانہ پر نظر آج
 جو بات نہ کرنی تھی۔ وہی آئین نہ کر آج
 چھوڑینگے مگر شیخ جی رندھی کا نہ در آج

اسے یکسں رسیدہ - بخیدہ اور نمیدہ بلکہ صاحب کا یہ مصرع اچھا وہ ہے جو کہ دے شرافت سے سیر گزیرے ایک شرف
کھنڈ کے دل پر ہمسوں میں طرح قرار پائی تھی جیسے خوب گلشنایان ہو زمین - اور داد سخن دی گئی - اشدائد کا یہاں اس
نقص اب وہ صورتیں خواب میں بھی نظر نہیں آتیں ع رفت منزل بد گیسو پر دانت کجاو محسن

۲۷

سفلون کا بوا وقت ہو نازک ہو زمانہ	اچھا وہ ہے جو کئے شرافت سے بس آج
جو خشک تھا بے بر بھی تھا بزرگ تھا باجی	لا با ہے وہی شجر مت سیرا بر آج
بکلی ہے بھجھو کا ہے بلا ہے موٹی کسی	یہ برق بوا دیکھئے کرنی ہے کدھر آج
ناری سے بھی بد تر ہے وگر ہو گویاں	روزی جو کما لائے وہی مرد ہے نر آج
اویسی ہے کوری نہیں۔ کوری نہیں ٹدی	اس پر بھی ہے سرکار کی منظور نظر آج
جب سے پڑی خورشید موٹی شمع کے بس میں	سویج کی طرح جلتی ہو آؤنی گھر و در آج
دوسو تین تین دو رنڈیاں تین تین متاعی	پیدا تو کوئی کرے ہمارا صاحب گرج آج

یہ رنگ تو محسن میان حصہ ہو تھارا

دانشد نہیں رنجی میں متا بشر آج

مشاعرہ شکر گو الیا بر طرح۔ پھولے نہیں سہا تے ہیں گل پر میں آج

کیونکر لگے د آگ بوا جی بدن میں آج	مجرے کرار رہا ہے گھوڑا چمن میں آج
بھر بھر کے چمین کسی کی دزات شیخ جی	بٹہ لگایا اپنے اپنے چلن میں آج
اڑھی میں بال تک نہیں۔ موچین پر کی تک	کیا کیا نکھار ہیں بوا اپنے سخن میں آج
لو اراور تیر کی کسرت میں برق ہے	کس فن کی ہو کی میرے ناؤں فگن میں آج
نخ کے چمن سے ہو کے گلدشت زلف میں	بستی سے دولہ آگئے کالون کے نہیں آج
یرے کباب کھاؤ گے یا کھرسوت کی	میں بھی تو سن لوں ولہ بیان کیا نہیں آج
ل تک تھا جکا قول اشرفی سے بھی ہوا	ہے سولہ آئے جھونٹھ اٹھیں کے چمن میں آج

ہاں شکر گو الیا کے پھول۔ ابتدا سے شمع کا منور اور میان حیرت کے مشاعرہ کی باؤ گار ہو۔ یہ چند جہین صاحب تخلص ہر چند
 مرقی کی بہت توفیق کرتے تھے اسی وقت تو خوش گوشت، خوش کردی دھار کر یہاں دوست بہاں میں خوش خرم رہیں مسلمان

۲۸

کوئی ٹکڑا حسن کی کرتا نہیں تلاش ہوئے زنج میں جو چھنا لون کے وہ پھلنے بہتر ہے مال زادی کو گھر سے نکال دو تیغ حسین کیتی تھی تو سن سے بار بار کیا کیا نہ بزم یار کا بنے سنگار ہم گلشن میں دختہ درز سے ہوشیور کوئی پھول عفتاسی ریختی ہو اعفا ہے آج کل	پڑتی نہیں نظر جو لوگی ہو مال و دین میں آج یون دیکھتے رہندی کو رنج و دمن میں آج دعویٰ کرونگی ہر کا در نہ سشن میں آج جو ہر دکھاؤنگی میان تھم جاؤرن میں آج نام خدا جو ہوتے اگر ہم وطن میں آج پھولے نہیں ساتے ہیں گل پرہیز میں آج ہے لکھنؤ میں ایک موئی اپنے فن میں آج
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دو چار میں نہیں ہوا کہ دون ہزار میں
محسن سا دوسرا نہیں شعرو سخن میں آج

کسبہ چھٹا ہوا شکاری آج آدھی برسہ بٹھاری ساری آج سوت کو بھیجے سواری آج دیکھ لی ہینے شب کی بیداری سے دل آرام دیتی ہے آرام ایسا مارا موئی کو پھر سرتی ہے کل کی اگر دھاری چھوڑ دو کل پر ایسی بے خبری۔ ادنیٰ رعناؤں پر	چچ پر چچ کس نے ماری آج دیکھ لی ہینے ساری پیاری آج ہے اسی روسیہ کی باری آج مانتی کیون نہیں وہ واری آج کیون نہ بلوایں ام پیاری آج ماری ماری بٹھاری ماری آج دیکھو کیا دیتے ہیں مراری آج نہیں لیتے خبر ہماری آج
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لے بریلی کے ایک پرانے مشاعرہ کی یادگار ہے۔ جسکی طرح غالباً یہ بھی کہنے کی گل سے ہمارا آج
اس میں بھی جگہ محسن نے بڑے بڑے استادوں سے خراج تحسین وصول کیا تھا۔ محسن

۴۹

لوٹے بھوٹے راس دھاری آج کبھی کیا ہو گئی دھاری آج مجھے کیوں ہوتی پردہ داری آج شبو پھرتی ہے ماری۔ ماری آج لی مٹی مین۔ خاک ساری آج رہا حسن بہ اشک و زاری آج	اے اے ہوئے ہیں شوق انھین کیون نہ بھوایا مال زادی کو ہوتی دل مین نہ گروہ پردہ نشین کل چمن مین کھتی گل کے پہلو مین خاکساروں سے ہے ملال انھین ہاے افسوس چھٹ گئی حلقا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

راست کہتی ہوں آپ کا حلقا
حسرت ہے رنجی نگاری آج

رویت چ

اب نہ آؤ گی کبھی اُستاد کی چالو نکلیں صاف بیچ جاتا ہو گورا۔ سیکڑوں کالو نکلیں پھانس لیتا ہو نگوڑا۔ پیار کی چالو نکلیں سوت کی بڑی۔ بھری بڑی اگ کالو نکلیں بکریاں کیا کیا بوا۔ دو چار ہی سالو نکلیں بچے خط سو کن کے جکڑا۔ ڈاکٹر شالو نکلیں آج بھر شکر خدا۔ ہم بھی ہیں خوشحالو نکلیں چلتے پرتے ہیں مجھے لائے ہیں چالو نکلیں	آج دینی تعلیم گت گت کی مجھے نالو نکلیں چوم کر زلف دو تا پھنسا نہیں چالو نکلیں مین تو خود کہتی ہوں باجی خاک انون شہ پر بھولا پن خود کہہ رہا ہے۔ سرخی بس حصو ہوتے تھے دو چار دولہ پہلے کیا کیا پیار سے نوج لون شالین کسی مین بواشل ہو گئی اپنی بد حالی پر گویاں تھا فلک نادر کمان بات ہے بکری گھڑی کی صاف جو ہوئے نہیں
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سلہ ایک شاہد بازاری نے اپنی شوخی اور طعنے کی بدولت یہ مصرع تصنیف کیا تھا۔ اب دہ آؤ گی کبھی اُستاد کی
اچالو نکلیں دُ اتفاق وقت کہ یہ مصرع محسوس کے ہاتھ بھی لگ گیا اور پوری اغزل تیار ہو گئی۔ عا حسن

<p>سنتے ہی بے چین ہو کر آگئے دُلی ہن ہم کس بلا کا ہے اثر محسن تیرے نالوں کے</p>	
<p>روایت ح</p>	
<p>مصرع طرح۔ شب بھر گزارا ہوا دیوار کی طرح</p>	
<p>بل کھانا اُن کا کاکل خمدار کی طرح ہو نوج کوئی ناکہ مردار کی طرح اقرار کرتے ہیں میان انکار کی طرح خار بہار ہیں مجھے گلزار کی طرح بندہ نواز بندی کی سرکار کی طرح بگڑی ہوئی ہے اندون دلدار کی طرح شب بھر گزارا ہوا دیوار کی طرح ہو جانا تم نہ کبھی مَر دار کی طرح کیا خوب آئی ہے اخبار کی طرح بوجھنی ہے دل میں نشترِ خونخوار کی طرح یا سوکھ سوکھ ہو گئے اب تار کی طرح</p>	<p>کیون پہچو تاب ہو نہ بُو امار کی طرح پھرتی ہے جھومتی ہوئی سرشار کی طرح کتے تو ہیں نہ آنے کی آتے ہیں پر ضرور ہیں خار سے خراب نگہ سے خزانے پھول مکن نہیں کہ لاکھوں میں ہوا ایک بھی بُو کرتے بگڑ بگڑ کے ہیں بسترِ اٹھل بٹھل انگلیاں گئے گھاٹ تک نہ رسائی ہوئی لنگر باتیں اُچھال چھکا کی پڑو گئے پن کی ہن بولوں کی دولہ بھائی سے لکھیں خن خن چل پھر بھاری آنکھ کی مرزا جی قہر ہے کیا موٹے تازے ریل کا بجن تھو شیخ جی</p>
<p>رہ رہ کے چھتر سا ہے عجب مسخر ہے وہ ہو نوج کوئی محسن مکار کی طرح</p>	
<p>لے لکھو میں ایک نواب صاحب کی دشوہ پری رخسار سے یہ مصرع تصنیف کیا تھا۔ شب بھر گزارا ہوا دیوار کی طرح نواب صاحب چونکہ ناکسار میں کے کر مفر سے تھوہ تھوہ۔ لہذا آپ کی فرمائش اور کوشش سے پوری غل بند ہو گئی۔ محسن</p>	

ردیف خ	
مصرع طرح - رہا سب میں میرا مسلمان سرخ	
لال کمرے کا آج سا ان سرخ	دیکھ کر ہو گیا وہ نادان سرخ
لالہ پہنے ہوئے تھے سرخ قبا	تھا جو شہو تھا را دامان سرخ
لال کڑتی میں عکس بریکم کا	ہو گیا دیکھتے ہی کپتان سرخ
باہی بہاے لالہ گون ہو کرے	ہو گئے بلخ اور بدخشان سرخ
سایہ عزرا کا پڑ گیا جو کہین	ہو گئیں دیکھتے ہی اتان سرخ
آج ساون سکے سرخ چھینٹوٹے	نظر آتی ہے بادستان سرخ
سرخ دستار کی کرامت ہے	ہو گئیں جو بوا مغل جان سرخ
رنگ ہندو کا اڑ گیا باہی	رہا سب میں میرا مسلمان سرخ
کہو سا قن ستہ سرخ نے لالے	آج جوڑا ہو نہ سب جانان سرخ
سرخ سایہ پڑا جو آ پھل کا ہو اچھن بوا گھر جان سرخ	
ردیف دال	
طرح - آکے بھاوہ نشین قیس ہوا میرے بعد	
در بدر بھیک ہی مانگے گا موامیرے بعد	یاد رکھنا یہ سیری بات بوا میرے بعد
<p>سہ و تلہ برادریت مشاعرہ کی یادگار۔ اور اسوقت کی بہار ہے کہ جب آثار و پیدا پند یہ فرخت ہوا تھا نہ زورنی اور روانی طبع کے لیے اس بات کی سخت ضرورت تھی کہ فکر کی شکم سیر کی زادی اور آسودگی پر خوش فزنی اور خوش طبعی جس کی مزاج انسان کے لیے سخت ضرورت ہے صرف انہیں حالتوں میں اپنا جو ہر دکھائی ہیں۔ اور جناب جب آقا عین سیکر ہو تو پھر یہ باتیں کہان۔ سرشیں کو تم فسانہ ہیں ہم لوگ۔ اچھن</p>	

<p>کسی کیا کیا نہ لگائے گی بلا میرے بعد پھول بھی دو نہ چڑھائے مری تربت پہ بھی بوا کیا کیا نہ بگاڑیں گے گلزار اپنا ظلم سہ سہ کے چھنا لوں گے پشیمان ہونے مین بوا انکے لیے شوق سے لون اہ عدم رنگ کیا کیا نہ موئی لاسے گی مندی بیگم سامنے چھوٹے اگر شمع تو کچھ فوج لون مین پانی ہو ہو کے مین گی یہ جھانٹیں قبلہ ستم یار سے کہتی ہے وفا کی حسرت ہاے نواب ستمگر کی کدورت نہ گئی سخت لگے بھروسے بنائینگے نہ کیا کیا اتہر</p>	<p>ریش مین کون لگائے گی خامیرے بعد ایسے سو کن نے دیے پھول پوٹھا میرے بعد لوٹ لیگی موئی کسی کی ادا میرے بعد میرے جینے کی وہ مانگینگے دعا میرے بعد راہ پر لاسے جو دولہ کو خدا میرے بعد خون تھو کے گی ہزاروں مین خامیرے بعد کتا سب کچھ پڑا پھر تاجو مو میرے بعد جوش پر آئے گا جب خون فامیرے بعد ہو گی اسب کسپہ نگوڑی یہ جھانٹیں بعد ہو گی حسرت کی لب گور میرے بعد چوک جا جا کے نہ ہو جائینگے کیا میرے بعد</p>
<p>جیتے جی شرم نہ محسن کو جب آئی گویاں خاک آئے گی نگوڑے کو حیا میرے بعد</p>	
<p>رویف ڈال</p>	
<p>نار الفت کے مین تو سپار کے لاڈ</p>	<p>کیا کہون مین بوا جی یار کے لاڈ</p>
<p>لے لکھو مین ہزار نواب اور ہزار ہا بیگمات مین۔ وہ غریب لوگ جو صرف پانچ یا چھ روپیہ ماہوار و شہہ پاتے ہیں وہ بھی عام طور پر نواب کہلاتے ہیں اور انکی مستورات بیگم صاحبان۔ ممکن ہے کہ وہ بھی کسی زمانے میں رئیس ہوں مگر انکی شرافت اور اعلیٰ خانہ داری مین کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ انھیں مین ایسے بھی مین جو رٹو ساسے اعظم ہیں اور ہزار روپیہ سرکار سے پانچویں خاک راجھن کچھ روپیہ رزنامہ انھیں بڑگوئی جوت مین ہزار روپیہ رٹو ساسے انھیں حضرت کے جلوسوں کا نوٹوچہ تاہم اسکا روئے سخن کی خلص فنا صاحب یا بیگم صاحبہ کی طرف نہیں ہے۔ اور مین تھو نام مین نے بھی مین اور محسن</p>	

<p>میری چڑھ ہین نگوڑے پیار کے لاڈ ہوے دشمن موئی بہار کے لاڈ کیون اٹھا دھوپ چہار کے لاڈ سہتی پھرتی ہے خار خار کے لاڈ کس طرح اٹھین چار چار کے لاڈ ہین عبث گوئیان تین چار کے لاڈ خوب اٹھوائے مار مار کے لاڈ</p>	<p>کیون نہیں کہتے صاف مطلب کی فصل گل مین جنون کا جوش ہوا بد ہے گوئیان تو کفش پر مارو دیکھو بیل نگوڑی خاطر گل ایک دو تین اونی بوا۔ حد ہے ایک مین لطف ہو جو نہ جائے میری چپڑن نے شج کے سر سے</p>
<p>ایک محسن کا بس ہے نہج جائے بھارت مین جا مین۔ چار چار کے لاڈ</p>	
<p>روایت ذال</p>	
<p>ذائقہ اپنا ہے انین۔ اٹھین اغیار لذت ریش انور کا تو بندی کو ہی ہر خار لذت کیون نہ ہو رشک پی یار کا دربار لذت اچھا کسکے بھی ہو رکھتا ہوں خسار لذت دھونڈتا پھر تا دو اسے دل بیمار لذت دیدے چھو مین چونہ ہو شوخی دیدار لذت</p>	<p>بندی کیون نہ کہے گوئیان مین سرکار لذت پھولتا پھلتا رہے وہ گل گلزار لذت بار باری کے لیے جمع ہین در پر پر یان قبل نسبت کے ذرا دیکھ لو لڑکے کو بوا گل رخسار کا کرتا ہے وہ گلقتہ طلب آفت دید ہے آنکھوں کی نگوڑی جل پھر</p>
<p>عقبا بیکم نہیں والہ۔ بتاؤ گوئیان کیون نہیں لگتا ہو وہ محسن بدکار لذت</p>	
<p>لے رہی ایک نہایت ہی لذت پسند کی یاد گار ہو اور جسے کتنا خوب لذت حاصل ہوئی وہ محسن</p>	

۳۲

روایت

ابراٹھا ہے گرے قطرہ باران سر پر کرتے کیا کیا نہیں۔ وہ بچ کے سامان سر پر ابے جاؤں گے چھٹالوں کی گلی میں مرزا حسرت دیدے جان تن سے نہ نکلیں گے بگڑے تیور ہیں ابھٹے ہیں خفا ہوتے ہیں ساتھ زندگی کے چلے مرزا جی کشن کیسے چنگیان صاف کہے دیتی ہیں دل کی ہے اب فسنگی ہیں بواخت پر ہم باجگذا	گوئیان ہشیار کہ ہر عیش کا سامان سر پر رکھتے لالہ ہیں بوار و ز مغل جان سر پر قسمین کھاتے ہیں بوار کھتے ہیں قرآن سر پر کیوں فرشتے ہیں لیے موت کا چالان سر پر شیخ جی کے ہے بوا آج بھی شیطان سر پر وہنا بفلوں میں دبا ہے ہوئے بایان سر پر پیر و مرشد ہے وہی آج بھی شیطان سر پر کبھی رکھتے تھے یہاں تلج مسلمان سر پر
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

غم کی تصویر بنا محسن بیدل باجی

مثل آئینہ بکھڑا رہتا ہے حیران سر پر

بر طرح جا صاحب۔ ناز پڑھ پڑھ کے تو گناہوں سے توبہ اپنی بوا کیا کر
حبیب بلا میں پھنسی ہوں گوئیان میں اُس نگوڑے سے دل لگا کر
یہ دو نو پھوٹیں جو رات سونی ہوں میں پلک سے پلک لگا کر
نہیں گر ساس نہ تو کیا ہے یوں بھی مجھ پر عذاب آیا
خسہ ہے ایسا موار کا۔ ستا تا کیا کیا نہیں ہے آکر

لہ لکھ گواہ کے ایک مشاعرہ میں پڑھی گئی تھی۔ ۱۶ محسن
لہ صاحب مرحوم کی طرح محسن نے بھی غزلین لکھی ہیں جن میں ایک یہ بھی ہے۔ اگر جان صاحب کی
رہی ہو اسکے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو دونوں کا فرق بہ آسانی معلوم ہو جائیگا۔ ایک سے یہ واضح ہوگا کہ کسی
محل کی رہنے والی بے نصیب بیگم کا دکھ ہے اور دوسری سے ایک شوخ طبع منہ پھٹ ہشیاری کی بخش گالیان

خدا نے چاہا تو روٹھون کو پھرے گی دُر دُر تو ماری ماری چندو
 اڑائی شوہر کی خاک تھے۔ جلا جلا کر جلا جلا کر
 یہ کس کھڑنے سکھائی تھو ہے کس بیون کی سی او پچی کرتی
 کھلا ہے پیٹ آدھا اوئی نگوڑی۔ ذرا حب کر ذرا حب کر
 کھلے ہن ایام حیدری کے۔ پڑی ہے گھر میں وہ شجہ جی کے
 جلا میں گے ہم چرخ گلی کے ضرور مسجد میں آج جا کر
 بلا کی شوخی زبان میں ہے ستم کا جادو بیان میں ہے
 وہ موہتی آن زبان میں ہے کہ مار ڈالا بٹھا بٹھا کر
 لگائے کیا کیا وزیر بیگم۔ نگاہ خونی کے تیر بیگم
 بنایا دل کو اسیر بیگم۔ کمان ابرو چڑھا چڑھا کر
 بگاڑتی کیون ہے اپنا جو بن۔ ہے چند روزہ ہوا سے گلشن
 نہ سرمہ می نہ پان ساقی اری دوانی حسد احدا کر
 نہ دل ہو کیونکر کیا بشب بھر۔ شباب ہلکو عذاب شب بھر
 پلا تے ہن وہ شراب شب بھر مونی چھٹا لین بلبلا کر
 نہیں یہ جھوٹی کہانی میری۔ یہ لکھ لو صاحب زبانی میری
 جو آج بھی گزشتہ میری۔ تو زہر کھالوں گی میں منگا کر
 نہ آنے کی تھی اگر سمانی۔ خطوں کی بھر مار کیون لگائی
 دُر ائین ہر کونہ دولہ بھائی۔ ہوا کے گلوڑے اڑا اڑا کر
 بقدر ماہی صبر ہوئی جلاوڑہ نکلیاں نکلا نکلا کر جیون دہراں آواز ادا کر دی ہوئی۔ اب جانا ہے آواز ادا کر دیاں کمان حسن

کبھی نہ سکھ پائے مال زادی۔ وہ دیدے پھوٹی حرام زادی
 بگاڑا جس نے ہے اُنکو دادمی۔ لگا لگا کر بچھا بچھا کر
 ہمار گلشن عیان ہے اس میں۔ او اے بلبل نمان ہر اس میں
 وہ عبقا بیگم زبان ہے اس میں کہ مار ڈالا بھانجا بھانجا کر

ایضاً

وہ اُٹے اُٹے سبق سنائے کہ مار ڈالا جلا جلا کر
 بگاڑا کبھی نے اُنکو باجی سکھا سکھا کر سکھا کر
 بنایا ہمنے بھی اُن کو ایسا کہ رہے تھے بننا بنا کر
 وہ خاک بھیجے گی مال زادی پڑھا پڑھا کر پڑھا کر
 بوا یہ بیگم ہے لکھنؤ کی۔ بڑی ہے دھوم اسکی گفتگو کی
 ذرا جو آنکھ اس سے دو بدو کی تو اُس نے مارا جلا جلا کر
 سگھر سیانی تو ہو کے جانی۔ حشر اب کرتی ہو نہ کانی
 جوانی ہوتی تو سہہ دوانی۔ مگر نہ یون شرم بھون کھا کر
 نہ شنیے باجی فسادِ عشم۔ دل و جگر بہن نشاۃِ غم
 یہی ہے ہر دم ترا نہ عشم ملا دو پی کو کہیں سے لا کر
 کہان سے لائے گاد موا وہ۔ بڑا ہی د مبار سے بوا وہ
 سرا پا سلفہ موا ہوا وہ۔ چرس نگوڑی اڑا اڑا کر

لے لگا نا بھاننا یا لگانی بھاننی کرنا لکھنؤ کا دورہ ہے ۱۲۔

لے دشمن کے گھر میں اکثر خاک پڑھا کر دالی جاتی ہے ۱۳۔

<p>ہو روبرو یا کہ دو برو کی۔ نگوڑی ہے بات آبرو کی اڑا کے درہلی میں لکھنؤ کی بگاڑا کیسا کیا بنا بنا کر یہ منہ کو ڈھک ڈھک کے رونا کیسا یوں خکا شکوے نہ کیا نہ ہونا تھا جو وہ ہونا کیسا۔ ہیں کیوں نہ مر جاؤں نہ ہر کھا کر یہ ریتھی ہے۔ پری ہے یا گل۔ زبان ہے باجی کہ سے بلبل سرور میں سہیہ ہمار سنبل۔ شمیم محسن اڑا اڑا کر</p>	
<p>طرح صادق الاخبار ریواڑی۔ رکھنا سنجل سنجل کے قدم و خیال یار</p>	
<p>کیا کیا مالول کرتا ہے گویا ن لال یار ریشک جمال یار مگر ہے کمال یار مشتاق دید ہون مجھے بس ہے جمال یار ہونا وصال میں بھی ہو انکو وصال یار گھگھاتی ہو خوب سوت ہی کو گھگھاتی ال یار کھاتی امیر جان ہے کیا کیا مال یار فقرے ہیں بتاتی ہے کیا کیا چھناں یار رکھنا سنجل سنجل کے قدم و خیال یار ا بترسا ہوتا جاتا ہے ہر روز حال یار کیا خوشنما ہیں چہرہ مولد دن پر حال یار</p>	<p>سہیہ جو مکین خانہ دل میں خیال یار بے مثل و بے نظیر ہے بگم جمال یار ازدقت چاہیے مجھے باجی نہ شال یار کیا کیا ہے ریشک ہکو شہیدان ناز پر پکتی ہیں روز گھر میں نگوڑی کو کچڑیاں جھرے سناسنا کے جاتی ہے رنگ وہ چالین ہماری گھات کی ہے اڑا۔ اڑا کائنات بچھاویے ہیں چھناں لوں نے راد میں صحت میں چھلکی والی نگوڑی کی آف بوا بانگے سپاہی کالی سے وردی میں ہیں بنود</p>
<p>لے صادق الاخبار ریواڑی میں خاکسار محسن کی اکثر خاصہ فرسائی ہو کر تھی اور قریباً ہر مہینہ ایک نہ ایک نئی شاعری ایچتی تھی۔ اور لفظ یہ کہ اسی طرح پر جو اپنے خاصہ کی جانب سے اخبار میں دی جاتی تھی۔ م۔ محسن</p>	

پھندے میں کس چھٹل کو وہ میں پھنسے ہو
 کھو لو تو واری شیخ جی تم آج فال پار
 محسن کا در و رکھتی ہوں کچھ فرار میں
 مگر کبھی گویاں جیت نہ چھوٹا خیال پار
 سنبھلے دل میں حسرت کمال گوہر ہون عاشق خستہ حال گوہر
 ہوئی ہوں نسیم سے نہ ہال گوہر دکھا دو گویاں جمال گوہر
 نہ کیوں ہو بیچ و ملال گوہر کٹا پا دل کا سال گوہر
 اٹھائے سو سو وبال گوہر ہوا لبیکن وصال گوہر
 حسین بھی ہیں جوانی بھی ہیں۔ جبین پر شاہی نشان بھی ہیں
 او امین بانکی ہیں آن بھی ہیں۔ میں واری انکو نہ مال گوہر
 نہ خاص کمرے میں لائے جاتے۔ کہیں تو دم بکروچین پاتے
 نہ شکوہ کرتے تو زہر کھاتے۔ پڑے ہوئے وہ نہال گوہر
 بنا تھا سو سو کا حصہ سب میں۔ تھے جتنے استاد ساتھ شب میں
 یہ ناکہ جی ہیں بڑے سب میں۔ اڑانی دو سو کی شال گوہر
 دیے تھے راجہ نے ہاتھی گھوڑے۔ بھاری قسمت کی جوڑے توڑے
 جلیں جو دشمن بوا گھوڑے۔ کلیجہ لون کی نکال گوہر

۱۰ ہمارا صاحب دیا کے وسیعہ بہادر کی شادی کے موقع پر بی گوہر جان بھگتہ سے بلائی گئی تھیں اور رخصتہ نہ آپ کو
 ہمارا صاحب کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ نقد ایک ہاتھی گھوڑے اور رتھیں عطا ہوئی تھیں۔ اندرون محل سے
 منجانب ملتی صاحبان بھی نہر باد پر کے زیورات و جواہرات عطا ہوئے تھے۔ بی گوہر جان کو اپنی تمام عمر میں کبھی ایسی حالت نہ پہنچا
 سابقہ پڑا تھا۔ لہذا وہ اس گرام بہا عطیہ پر حقد و غرور ناز کرتی نہ کیا اور لازم تھا۔ بی عشقاً بیکم نے بھی اس خوشی میں کچھ
 کم حصہ نہیں لیا اور جھٹ اپنی گویاں کو ایک ریختی لکھو بھجادی۔ جو قبول راوی گوہر جان نے بھی پسند فرمائی تھی۔ مہ محسن

<p> بلا کے رندی کو روک لینے۔ نہ کیا کیا پھبتی کی لوگ لینے وہ جوگ کیا معنی سوگ لینے۔ بڑی ہے یگم پھنساں گوہر اگر مصاحب پڑھانہ دیتے لگانہ دیتے۔ بھجانہ دیتے وہ الٹی گنگا بہانہ دیتے۔ کھلا کے رندی کو مال گوہر موئی نے پہلے کیا تھا ڈپٹی۔ جو چھوٹا ڈپٹی تو جج سے پلٹی کسی سے چپٹی کسی سے جپٹی۔ بُرا ہے نیلم کا حال گوہر بلائی بھڑوے نے پھر وہ رندی۔ زمانے بھر کا مواسو ڈنڈی مین جانتی گر کہ ہے کھنڈی نہ رکھتی ڈاڑھی مین بال گوہر اڑا کر اڑا کر شراب جن کو۔ جگا جگا کر گھوڑے جن کو دکھائے شب کے سماں جو دن کو۔ ہوئی مین قائل کمال گوہر سخن کی دُہن بہار پر ہے۔ بہار مضمون اُہار پر ہے کلام محسن نکمار پر ہے۔ غزل کی حسرت نکال گوہر </p>	
<p> بر طرح مشاعرہ علی گڑھ رنگ لایا جو دوپٹہ تراشیا ہو کر </p>	
<p> ناچتا رندیوں کے سانسے ننگا ہو کر جا بگیا شیخ گھوڑا بوا سید صا ہو کر کرنی مغلائی کی بھی چھو کر سیوا ہو کر یہ رسیلا یہ رنگیلا۔ یہ جھیللا ہو کر </p>	<p> رسیب دیتا نہیں مرشد کو یہ آقا ہو کر شوخیان کرتا ہے مجھے بوا کٹنا ہو کر باز آتا نہیں دولہ میرا بوا صا ہو کر چھٹکی والی پھوٹا ہر تاج مرزا ہو کر </p>
<p> لے علی گڑھ کے چلیا جو فن کا مشاعرہ رنگان فن کا جملہ نظریوں اور دل کی بازون کا جو محض ہے اخیر میں یہ بھی بڑی گلی تھی۔ جسے محفل کا رنگ ہی بدل دیا۔ اس کے آگے ہم کچھ کہیں گے۔ اے محسن </p>	

جب سے کبھن کو کیا شیخ نے شیدا ہو کر
جلے اچھا ماما کو اس بُت بیدر سے تم
رات گلفا م نے شیشے میں اڑائی ایسی
باجی نے نٹھ نہ لگایا تو گھوڑا کھسکا
یہی رونا ہے کہ خط بھی نہیں آیا آیا
باجی صاحب ہو گلستان میں تنہا گلاب
یار نے وہی جھگھ چلنی ہوئی چاندنی گھڑی
وارغ لالہ جی نہیں دیتے یہ کیا کیا بھگو
ہو تو جون کا کل پہچان میں خمیدہ خود ہی
صحبہ دختر رزمین جو موے نے چھڑا
ہمہ بین جو رستم اور چھٹا لون پہ کرم
دیکھتے ہی بوا بتائی دل کی حالت
کیا کہوں کو کلا بیگم کی کہانی گوئی ان
بیکلی دور ہوا سے قبلہ عالم جو کرو
نہ کیا سی بوا چھوڑو گی نہ اودا چھوڑو

کچھ نہیں شاعر گستاخ سے امید وفا

لگتا محسن ہے مجھے زہر کی پڑیا ہو کر

طرح مشاعرہ علیگڑھ۔ اے جنون ہم یاؤں پھیلانے میں جاؤ پھر

اے شاعران شیریں جامع علم و فکر کی روداد کی بہت ضرورت تھی۔ لہذا پیشاگر عہدِ نئی سب کی رقیف مبین متحفظہ ہوا تھا اور بہرہ مشاعروہ بزمِ اندر کا سامان و مقام بھی محقق (محسن)

<p>چون کلی وہ کل لکین بخت سکندر دیکھ کر ساری باہر و ابلان آئین نہ اندر دیکھ کر پھولے پھولے پر کا پچی شلخ گل پر دیکھ کر خاطر حسن گل تر آگے جانا ہے عبث کیا کون کیوں ہو گئی مین کشہ تر نگاہ ہنے جانا آگین بھوئی پردہ نشین یا کلائی دیکھتے تھے یاد لائی اور دہلی رونی کپڑے کو بھی اب بگیم بوا محتاج ہے بہی تھی یا کہ رخ مین دیکھ کر تب ہو گئی اس طرح باجی زمانون حیف اپنی آنکھ سے کیا کہوں کیا کیا نہ بچے آج لینے کے لیے رونی کپڑا و اسے گھر مین بھی رکھو تاکو اسکو رکھا اسکو چھوڑا ہے گھوڑا ہو وفا</p>	<p>آپ کی تصویر کو آئین نہ اندر دیکھ کر آئینہ خانے مین جھکوا سکندر دیکھ کر نامہ لایا ہو گا مین سمجھی کبوتر دیکھ کر جانب بلیا بوا گل ہے بکسر دیکھ کر رسم کی خوا آپ مین مہر منور دیکھ کر سر سے ہاتھ زیر چادر تھکوا گھر دیکھ کر یا دن پھیلانے لگے تیار بستر دیکھ کر آگئی تھی چال مین ڈپٹی کلکتہ دیکھ کر آپ کو مندر کے اندر شام سند دیکھ کر لوندی میٹانے مین آئی انکو اکثر دیکھ کر وہ سہری گوٹ والی اودی چادر دیکھ کر اب کہاں جائے نگوری آپ کا در دیکھ کر پھوٹے ہی اور کرنی بھر سے ہستہ دیکھ کر</p>
<p>میری عمقا کا ہے باجی وہ کلام دلربا مست ہو ہو جاتے ہیں جسکو سخنور دیکھ کر</p>	
<p>ہر طرح - وہی جو لے گئے شریف جانب کشمیر</p>	
<p>تقریباً شیعہ ۱۰۰ (مصدقہ ہوا تھا) - اور بزم مشاعرہ بزم کاسان دکن پڑی تھی - افسوس سہ ماہی مین ڈبلو - اور کبھی اسی آئی ریلوے پر باقاعدہ ایل لب دریا واقع مین اور ڈب دیا و نو شہادت مین تاکر صنعت کو دولت ریلوے ملازمت و انکی مسینرین کے دیکھنے ہوا کہ مین مین مین بلکہ صنعت کی صنعت اور مین ہے افسوس</p>	

<p>دکھائے ہیں وہ جیست شوق پیری بے پیر دکھا دو ہیکو بھی سرکار گلشن کشمیر پڑی ہے شیخ کے پاؤں میں نعت کی زنجیر ہے بے نظیر نہیں ہے نظیر جان کی نظیر کہ گھر کی بارہ درمی میں ہے رشک راہبر نہ چار آنکھوں میں اسکو کرو ذلیل و حقیر خطائے خواب ہو گویاں کیسی کیا نقصیر اتاری دل نے تصور میں بار کی تصویر نہ دیکھ لے کینج دنیا مکہ نگوڑی شیر خمیدہ کامل پہچان کی مانگ کی تحریر ستارے جھٹکے افسان کہ ہو کے بے توقیر نگوڑی سوت کو آتی ہے نت نئی تحریر یہ ہلکی ہلکی ہیں باتیں کہ ہوش کی نقیر وہ ٹھنڈے لگے ہیں نگوڑے مصاحبانِ شیر</p>	<p>کمان کا جوش نگوڑی ہوس ہے دامنگیر بہار آئی ہے فخر کی کرو تدبیر مجال کیا کہ حسد و وح سے مواجھلے مصاحب آنکھوں بناتے ہیں قلعہ حور پر وہ فدا کے کسی بدکار کی بلا جانے کبھی تو بندی سے مل جوں کے آنکھیں چاکرو آنکھائی آتے ہی وہ گر پڑے بھٹل سکے ہمارے جانے بلا بھڑوے فوٹو گر کے کئے میں ہاتھ جوڑتی ہوں ہاں جاؤ چھوڑو ہاتھ کسی کی دست درازی سے ہو گئی باجی تھار سے ہی رخ روشن کے رعب سے دامن میں خط کی سرخی میں بگی ہو آہن ہیرنگ تھار سے ساتھ ہمارے عدو ہوا کھامین بچھائے ایک نہیں دوسری لگاتے ہیں</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بھرونگی طاق کراؤں گی رجب کا سیکم

جو آئے خیر سے گھر میں وہ محسن دلگیر

روایت

لے خاک کے لیے ہیرنگ کیسا بازہ و بارنگ واقع ہوا ہے اور کس طرح سرخی کو سفیدی ظاہر کر رہا ہے
اسکا لطف ہر ایک بیناں سخن کے سوا دوسرا کب اٹھا سکتا ہے ۱۲ محسن

طرح - بدنام جسے ہو گئیں اب نکاو نہ چھوڑ	
<p> بیکم خدا را مان لے مرزا کا مکر نہ چھوڑ بیٹھے بھائے مفت کا دامن تو شر نہ چھوڑ بس خیر اس میں ہے کہ نکلو او سوت کو شیشے میں بند کرتے ہیں صیا و پھانس کر کیونکر نگوڑی کہتی تھی لونڈا غریب ہو میں خوار پر بھی صورت شہنشاہ مین کہتا ہے کون شیخ کے گھر میں تو پرندین کالے کی بات ہو تو میں گیسو پہ مار دوں کیا ڈر ہے فیض پائے کو درگاہ پر گئیں کر بھی لے نانی جائی کی خاطر نواب کو ڈر میرا نکھ ناک سے اب سپر ہو گیا بے پھل تھی جب تلمک ہو گوری تو کل تھی عاشق رسول کی ہون مدینہ سوال ہے کبھی نگوڑی اور بہو بیٹیوں کے بیچ </p>	<p> مانا بڑا ہے راحت برسے وہ بڑا چھوڑ بدنام جسے ہو گئیں اب نکاو نہ چھوڑ گھر میں ہمارے آج سے وہ درو نہ چھوڑ کہنا بھی مان دیکھ پری بال و پر نہ چھوڑ سہلاوے چاند سوت کی سہلاوے نہ چھوڑ بے تر کے تو نہ کو اسے اب تر نہ چھوڑ کرے تو شوق سے ہو اٹو نہ مکر نہ چھوڑ ہیں گورے پٹے باجی انھیں جھوٹا نہ چھوڑ لے شیخ اپنی بیاہنا اس بات پر نہ چھوڑ مٹی تو خارا مان کی خاطر سے نہ چھوڑ کر کر خنی پرائی کو تو رسب سے نہ چھوڑ اب لاؤ میری ہو گئی ہے باؤ نہ چھوڑ تو ہند میں غریب کو اسے داؤ نہ چھوڑ رکھ دو رو رو جا کے بلا سے اگر نہ چھوڑ </p>
<p> پتلا ہے گویا ناز کا محرم ہے راز کا محسن کو بھول کر بھی تو رشک فخر نہ چھوڑ </p>	
<p> لے مہ جینان لکھنؤ کے خفیہ مشاعرہ میں ایک مرتبہ یہ طرح ہوئی تھی - بدنام جسے ہو گئیں اب نکاو نہ چھوڑ جھٹکا بیکم نے خوب داد بخش دی اور کہی اس ہزم دریا کی یاد کا رہے - افسوس </p>	

۴۴ رویت	
<p>برطح ظفر مرحوم کرے خوشی سے حرف حکایات چند روز ہر نامک سے ہونہ سکی بات چند روز کی جیسے ہم نے ترک ملاقات چند روز بلبل نہ پھول ہے یہ کرامات چند روز کرتے رہے یہاں کی حکایات چند روز ٹل جائے اپنے سر پہ آفات چند روز باز آیا اس پہ بھی نہ وہ بذات چند روز لائے تھے چار چار جو ہہات چند روز سمجھی نہ بات کی بو امین گھلات چند روز دو دن کا ابر ہے اری برسات چند روز کر لو بواجی حرف و حکایات چند روز لین امتحان قبلہ حاجات چند روز</p>	<p>آبا کیے وہ بہر ملاقات چند روز کیا کیا ہو مین نہ انکی عنایات چند روز فصل بہار کی بھی ہوا وقت چند روز ایسا چھایا بزم مین نواب کو بوا ممکن نہیں کہ سوت کا جھگڑائے کمین ہر چند ہو گیا موات قائل ہزار مین شکر خدا کہ ایک بھی بھاری پڑی نہیں مطلب یہ تھا کہ چال مین آجائے چھو کری ساون سے جھولے ڈال کے گاؤں سیلیو ہو چار دن کی زندگی۔ یہ بات پھر کہان دیکھین وفا کا جی مین ہے یا متاعی مین</p>
<p>عقلا تمھاری آگین محسن سرور مین اب تم بھی کر دو بزم کو برخاست چند روز</p>	
رویت	
<p>سلہ دیکھو کھٹو کھٹو سر ادا ناز و ہر رچ اور غور ہانکے رہنے والو کو بھی یہ مین معلوم ہوتا کہ بہان کیا ہو رہا ہے سب اپنے اپنے رنگ مین ست اپنے اپنے تعلق مین سو رہا وہ اپنی اپنی جماعتوں کو جو ہر طبع دکھانے مین مصروف مین رہتے اپنی اپنی آگاہوں مین قائم کر رکھی مین سب کے راز و مقاصد طالع مین۔ ایک جماعت دوسری معاملات مین ہرگز دخل معقولات نہیں ہوتی اور پائی پچی مین باقوتی انکا کوا بھتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ بہان ہر روز عبادت پرست نہایت پر۔ یہی وہی تیلان پھر جیسے کوئی نہ کوئی مین</p>	

طرح۔ نہ دیدہ دانستہ کھدو آئین ہمارے گیسو کے مار کے بس
 پڑے نگوڑی چار کے بس۔ کھار کے بس۔ کھار کے بس
 بجائے واحد ہزار کے بس۔ مگر نہ ہر جانی یار کے بس
 جو آنکو گوہر لگی نہ ہوتی۔ مین گوئی ان کیوں ذرا شک کھوتی
 کبھی نہ یوں پھوٹ پھوٹ روتی۔ اگر مین ہوتی چار کے بس
 نہ رخ کی سرحد مین آپ جائیں۔ نہ مار کا لون کی آپ کھا لیں
 نہ دیدہ دانستہ آپ آئین۔ ہمارے گیسو کے مار کے بس
 اڑی یہ جا جا کے دس مین بیگم۔ مرغی کے کی ہوس مین بیگم
 نہیں نشہ اُنکے بس مین بیگم۔ وہ مین نگوڑے خمار کے بس
 تھے پہلے بھی کچھ ضعیف قبلہ۔ ہوئے سوا اب خیف قبلہ
 ہووین کیونکر خیف قبلہ۔ پڑیں اگر چار چار کے بس
 ہوا تھا گوہر سے پھر جھڑا کا۔ ہے خام پارا بڑی لڑا کا
 کوئی نہ بندہ بوا خدا کا۔ ہوا ایسی بے شرم نار کے بس
 ہون فوج عیار یار ایسے۔ نگوڑے بھک مینگے شیخ جیسے
 نہ نکلے ڈولی کے چار پیسے۔ پڑھی ظہورن کھار کے بس
 نہ آئی چھپا کلی نہ بالا۔ ہے کب سے چھپت نگوڑا لالہ
 ہمارا زور کھٹائی ڈالا۔ ہو فوج کوئی سنا کر کے بس
 کہو ہے کن مین شمار بیگم۔ بلائے جان ہے ہمار بیگم
 لہ زور کھٹائی مین دانستہ سے صاف ہوتا ہے مگر بیان اسکے برعکس معنی مین ۱۲ عین

مین شانہ آملینہ یار بیگم۔ ہے مانگ چوٹی سنگار کے بس
 فدا جو ہم اس سوار پر ہیں۔ تو خالہ وہ کب فترار پر ہیں
 فدا وہ پھولوں کے ہار پر ہیں۔ مین ریش الخور کے خار کے بس
 ہے عنقا بیگم جا کی بندی۔ ہوا سپہ محسن بلا کی بندی
 ہو نوح کو فی خدا کی بندی۔ بھارے جیسے نگار کے بس

رویتش

لگی ہے تن کے چمن مین باجی یہ کس شمع و کی پیاری آتش
 وہ سُلگی رہ رہ کے چرکی شب بیتی مین ساری کی ساری آتش
 وہ اٹھتا جو بن چڑھی جوانی۔ ہوئی وہ مستانی اور دوانی
 بلا کے جوشون پر ہے پٹھانی غضب کی رکھتی ہے ہماری آتش
 ہزار پانی پڑے جو اسپر۔ وہ ہوئی جائے گی تیز اور زور
 بھائے کسی نگوڑی آکر۔ تھاری آتش۔ بھاری آتش
 ہے دل مین اس درجہ جھنکی گویاں کسی نے کی لاکھ گرمی گویاں
 نہ سُلگی گویاں نہ سُلگی گویاں۔ ہماری آتش۔ ہماری آتش
 چڑھی حرارت جو کھا کے اٹھے۔ بلا یا کسی کو کر کے گندھے
 لگے تن مین ہوئے جو ٹھنڈے تو مرزا جی کی سدھاری آتش
 بہت ہی رکھنا چھپا کے دل کو۔ بچا کے دل کو۔ بچا کے دل کو

سلہ بی عنقا بیگم صاحبہ تخلص بہ عنقا لکھتیں رانی اور دوسری کی داستان جو جس سے سراسر شیطا اور شرارے شیک
 کہ ہے مین۔ کہ۔ کہان اور کس موقع پر یہ آگ لگی تھی۔ اسکا حال عنقا اور اسکے مجلس کو سوا اور کوئی نہیں جانتا محسن

<p>۴۷</p> <p>لگا کے دل کو۔ لگا کے دل کو۔ نہ گھر میں گویاں لگاری آتش ہے دل کی حسرت بھی آگ گوہر۔ سلگتی رہتی ہے دل کے اندر بھڑکنے اسکا نہیں ہے بہتر۔ بھاری آتش۔ بھاری آتش ہے عمقا بیگم غبار دل میں۔ نگوڑا کیا کیا بخار دل میں ہے رشک برق و شرار دل میں۔ یہ آہ اپنی دو لاری آتش</p>	
<p>روایت ص</p>	
<p>دہ کرتے خاک ہیں مجھ و لنگار سے خلاص بڑائی کیلئے جو بیگم نے سیر کو چاہا ملین خلوص دلی سے اگر ہمیں باجی مگر نہ تم سے ہو صاحب کہ تم ہو چکے گھر سے لٹکھا۔ کندھا کے جو لٹکے تو پھر نہ کی کروٹ حوزان میں کوستی ہے اسکی جان کو بلبل جہنمی ہیں موسے دین جو چار۔ چار کو دل نہ چومے میان گھنٹوں بواجی بلبل وار</p>	<p>بوا و دہ ہوتے ہیں کچھ اور پیار سے خلاص ہمیشہ یار ہی کرتے ہیں یار سے خلاص بلا سے کرتے پھر میں وہ ہزار سے خلاص ہزار درجہ ہے بہتر کھار سے خلاص شرابے اٹھیں اُفت خمار سے خلاص ہے چاروں کانگوڑی بہار سے خلاص ہے بہنا ایک سے مشکل چار سے خلاص اگر نہ رکھتے وہ پھول کے ہار سے خلاص</p>
<p>گئی نہ عمقا بوا۔ آف کدورت محسن نگوڑا رکھتا ہے لیکن غبار سے خلاص</p>	
<p>روایت ص</p>	
<p>طرح۔ آئے موسے پلید کو ایسی فضا کو کیا غرض</p>	
<p>۱۲ محسن</p>	

آئے چوتار موت کے ماؤں کا کیا غرض بندی ہوئی علیل ہے۔ خراج رہا گلیل ہے شکوہ نہیں رقیب کا۔ لکھا تھا وہ نصیب کا جو ٹرانہ بھیجا عید کو۔ دیکھ لیا یزید کو بادہ تند خو بھی ہو۔ ساقی بھی ہو بہو بھی ہو سیرے وہ حال زار کی کر دے خبر چہار کی	جاؤں جو گھر میں سوئے کسی میسی بلا کو کیا غرض یار موابخیل ہے۔ اسکی بلا کو کیا غرض مونس ج ہو غریب کا۔ ماہ لقا کو کیا غرض اٹے موے پلید کو۔ ایسی فضا کو کیا غرض دامن مشکبو بھی ہو۔ باد صبا کو کیا غرض لائے خبہ یار کی۔ ایسی بو کو کیا غرض
محسن خوش کلام ہے شاعر و کاغلام ہے عقدا پر ہی سے رام ہے۔ اسکی بلا کو کیا غرض	
ردیف ط	
بہارِ جافرا ہے یار کا خط ہوا پارہ دل خود کار کا خط سُرور آرا نہیں رخسار کا خط کسی کشتی کی بدکاری کا شر ہے بہا دل خون ہو ہو کر نہ آیا بگاڑا نقشِ لفت بد گہرنے ہوا صد حیف ہو پیارے نے محبو ہو خوشخبری بگئے اسے بیل دل	بناتا رہ نظر رخسار کا خط نہ آیا پر ہو خوشخوار کا خط پڑھا جاتا نہیں میخوار کا خط شرارت سے ہے پربدکاری کا خط میدنا ہو گیا سرکار کا خط دکھا کر گوہر مردار کا خط نہ لکھا ایک دن بھی پیار کا خط مہلا لانی گل گلزار کا خط
لے گنام مشاعروں کی اور ایک کم سن شوخ و شنگ کی روحِ روان ہے جسے اسکو اسقدر خوش الحانی ہے وہ ابھاتا کہ میان ان میں کی رون بھی اتنی بخت کرتی ہوگی۔ ۱۲ محسن	

Digitized by commissionedwriting.com for the IdeaMines collective.

<p>۵۰</p> <p>نہ چھوڑو دامن شیر خدا بواحقاً کرنیے آپ وہ مشکل کشا دعا کا لحاظ</p>	
<p>ایضاً طرح - اس بات کا لحاظ نہ اُن بات کا لحاظ</p>	
<p>دن کا لحاظ ہے نہ اُنہیں رات کا لحاظ حرکات کی بھی فکر ہے سکنا کا لحاظ توید گندے سحر و کرمات کا لحاظ تھنڈی ہوا کا موسم برسات کا لحاظ رکھا روانہ قبلہ حاجات کا لحاظ پر ہو حضور سب مساوات کا لحاظ کیون بات بات پر چوسمات کا لحاظ کرتے نہیں عدو کی روایات کا لحاظ</p>	<p>زندگی نگوڑی کی ہے فقط گھات کا لحاظ ہیں چلتے پرزے کرتے ہیں بات کا لحاظ ادنیٰ باجی کوئی فوج کے ایسے فعل کو پینے میں فصل گل کی رعایت بھی ہو بوا حاجت روانی کرتے ہی کسی ہوئی رونا کتنا ہے کون آپ ستا ہی نہ لائیے انا کہ پرودہ والی سے کچھ بات ہی نہیں کر لوصفا باجی کہ دولہ ہیں بے خطا</p>
<p>افسوس قویہی ہے کہ عنقا بوا نہیں محسن نگوڑے مارے کو کچھ بات کا لحاظ</p>	
<p>روایات</p>	
<p>میں چاہتی تھی ختم ہو اکتا ہوا شروع گوئی ان غضب کہ ہو گیا نقہ نیا شروع</p>	<p>پھر باجی جان بھڑوے نے جگر اکتا شروع حسن شباب یار کا چھٹنا ہوا شروع</p>
<p>لے ضرور کریں گے - ۱۱ سٹہ حرکات کی فکر اور سکنا کا لحاظ عنقا کی ایجاد ہے۔ اگر غور فرمائیے تو دریا ایک چھوٹے سے کوزے میں دکھائی دیکھا - ۱۲ سٹہ روانے روانی میں جان وال دی ہے - ۱۳ سپر قبلہ حاجات کا لحاظ - سخت یاس ظاہر کر رہا ہے جسکے لیے قبلہ عالم قابل ہداری میں ۱۴ محسن</p>	

<p>مین اس خیال میں کہ کرین دگر با شروع یہ تو بتاؤ کسے یہ جھگڑا کیا شروع جا جا کے چوک کرو یا پھر جھانکنا شروع دہلا رہے دل کو موٹی بات کا شروع کر دین گے دو دیا دے کو بنا شروع پھر وہ شرارتیں موار کرنے لگا شروع اچھا نہیں نگورے کا جب ہی ہوا شروع دُسن کا چودھوان ہوا۔ نام خدا شروع</p>	<p>انگو یہ خبط مجھ سے ہو آغاز داستان مانا کہ ہنسنے سوت کو کروا دیا حقیر دولہ کی تاک جھانکے بیگم جھکا دیا انجام جب بھیر پوتہ جانوں خیر ہے ہم کو نہ چھڑو کہد یا رو رو کے ورنہ ہم پھر شیخ جی نے پاؤں نکالے ہیں پیٹ سے کیا جانے آگے چل کے وہ بھڑا کر گیا کیونکر نور حسن سے ہو چودھوان کا چاند</p>
<p>محسن نہیں وہ فتنہ خواہید ہے بھولا مجھ کو یہ ڈر ہے حشر نہ کر دے موار شروع</p>	
<p>روایف</p>	
<p>مصرع طرح ظفر رحم۔ چاہیے نے شمع مجھ کو نے سر مدفن چراغ حادثوں میں کیا ہے عشق سے رو بکشن چراغ چاہیے نے شمع مجھ کو نے سر مدفن چراغ گرمی جو شمع نے کر دیا تن میں چراغ بنگیا ہر ایک گویاں رشتہ دامن چراغ بس اسی غم میں ہمارا کینج دل تار یک ہے وہ نہیں بھڑوا جلانے کا سر مدفن چراغ</p>	
<p>سہ یعنی دربار داستان شروع کرین ۱۲۰ سہ پاؤں پیٹ سے نکالنا شمع جیجا کا مترادف ہے ۱۲۰ محسن</p>	

دولہ بھائی گر پڑیں۔ ٹھوکر لگے یا چوٹ آئے
 کیون نہیں رکھتی ہو دِلن تم پسِ حلین چسپاں
 گل پرے ہیں دم نہیں و مہباز بھی سلفہ ہوے
 آج گل ہیں شام ہی سے کیون ہو اساقن چراغ
 پہنے جو ایلے پن سے رات اُسے ہار۔ پھول
 گوہرِ شبنم سے گل کا بن گیا جو بن چسپاں
 کیون اس دھگرے کی باتوں پراری جل جل مروں
 تیل تو کھر میں نہیں اور کہتا ہے کر زن چراغ
 بد مزہ کیونکر ہو چکائی سالن میں نہیں
 کیسے تو کیونکر چلائے بند ہی بے روغن چراغ
 کر کے ترکون سے تجارت بنگلی کان گھر
 روغن اسلام سے ہے دولت جرمن چراغ
 بد گمانی دیکھنا میں جو گئی بیتِ احنلا
 پیچھے پیچھے آگیا میکرموا بدن ظن چسپاں
 آج وہ ہیرے کے ٹکے جب لگائے آپ نے
 بنگلی نواب صاحب ہو ہوا چکن چراغ
 فوج ہو عیار ایسا دن دھاڑے لوٹ ہے
 سلہ کر۔ زن چراغ۔ اور کر زن چراغ کیا چھا واقع ہوا ہے۔ یہ کبھی لارڈ کرن صاحب کے زمانہ میں
 جب وہ ہندوستان کے گورنر جنرل تھے تصنیف ہوئی تھی۔ ۱۲ احسن

دل چڑا لیتا ہے زلکھ رہا تھ پر۔ پُر فن چراغ
تپنے جب ڈالے گھر اُسین شب تار یکسین
بنگیا محسن ہمارا گوشہ دامن چراغ

روایت

برطرح سوز مر حوم۔ زندگی آخر ہوئی آیا نہ وہ لدا رحیف

<p>یار سے مطلق نہ چھوٹی کسی بدکار رحیف ساتھ پی پی کر نہ جھولیں آج بھی سرکار رحیف ہیں مصاحبانے گئے منہ لگے مرد رحیف سامنے رندی کے وہ ہو ہو گئے تار رحیف کرو یا کسی نگوڑی نے اُنھیں میوڑ رحیف جیتے جی ہے موت ہنگوڑی کا آزار رحیف کسے پھرتے ہیں نگوڑے شرجی بیکار رحیف وہ کیا سی رنگ دلی ریشمی در ستار رحیف</p>	<p>جس قدر کوشش ہوئی سب ہو گئی بیکار رحیف اُنکے یہ ساون کی جھڑی یہ باد گلزار رحیف ایک کو نوکر رکھایا۔ ایک کو چھڑا دیا ایسے بے سُر ہو گئے استاد جی گت جنگلی بیسوا کے گھر اڑانی گھر کی کچھوانی ہوئی آج کر دی زندگی۔ راحت گئی وحشت بڑھی کیا بُرائی ہے اگر گوشت ہر ہوا رکھ لو اُنھیں نزد کیوں پڑ پڑ جاؤں گی ہو سو کن اُنھیں</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہم بسر کرتے ہیں عہدِ جاہلکے سایہ کے تلے

کیون نہیں سینے ہماری وہ علم بردار رحیف

۱۔ چڑا اور ست و زور سے کہتے چراغ دارو۔ اس مضمون کو عفا بیگم نے شعرِ دامن کس خوبصورتی کے ساتھ لکھا ہے۔ محسن
۲۔ ایسے اشعار جن میں باد گلزار یا جریقان میوڑا یا ساقی مرشار کا مضمون ہو۔ ہمیشہ شاہدان بازاری سے
منسوب کرنا چاہیے۔ ۳۔ کلکتہ والی گوہر لکھنؤ والی گوہر۔ بریلی والی گوہر۔ بنارس والی گوہر
الغرض آج کل ہر شہر میں دو تین گوہر جانیں موجود ہیں۔ جو بارگاہِ گرامے آباد کرتا رہی ہیں۔ مصنف کا
دوسے سخن کسی خاص گوہر جان کی طرف نہیں۔ ۱۲۔ محسن

روایت	
<p>طرح۔ کیون رقبون میں نہ جائے تیرا کٹ عاشق درود دل آج سنا لئے ہیں رت رت عاشق پردہ عشق نہ جائے کہیں پھٹ عاشق گھورتے ہیں تھیں کر کر کے سجاوٹ عاشق کسبہوشے موعے کرتے ہیں لگاؤ عاشق پاتے ہی شاد و آئینہ کی آہٹ عاشق چین پائین کسی پہلو کسی کر دٹ عاشق پوٹے منہ کا خمیدہ مواکھوسٹ عاشق کھول لیتے ہیں کسی طرز کو گھٹ عاشق ہوا ہر چند میں رتی رہی ہٹ ہٹ عاشق اپنے مشوق سے ابھی نہیں کٹ پٹ عاشق رات بھر چو مایکے کھول کے کٹ عاشق باجی و اندر کہ میں ہو ہو گر کٹ عاشق کہد و پھوٹا میں لب بام چھ کٹ عاشق کیون رقبون میں نہ جائے مرا کٹ عاشق نگیا بال کی صورت تیرا کٹ عاشق</p>	<p>ہے تمنا کہ پکڑ کر تیری چو کٹ عاشق اچھی ہوتی نہیں ہر وقت لگاؤ عاشق سو نہی ہے تری صورت میں سراہر بیگم کیون تجیب نہو۔ ادنی چھوڑ پری سی دامن آئینہ خانے میں آجائے ہیں کس عشق کیساتھ لے اہل قوی ہوا اگر شب فرقت آئے ہے رنگیلی تیرا بوڑھا میان اند کی عطا اپنی خواہش موعے کر لیتے ہیں ہر سو پوری دیکھو ہٹ دھرمی تو انکی نہ ہٹے پردے ہٹے کہنا دامن کامیان مان ہو چھوڑو کسی مست کر کر دیا جو زلف مغبر نے اٹھین موعے بہو پیے ہیں رنگ بدلتے ہیں نئے چاندنی شب میں اڑائیں گل و گبر و کی بہار تم سر برزم اگر پیچ رزا و بیگم اب تو بگن ہوا کر دے موعے کا دور و بال</p>
<p>لے کٹ جانا یا کٹ جانا جھپٹے یا شرمندہ ہونے کو کہتے ہیں پیچ رزنی کی حالت میں بھی ایک طرفہ کو کٹ جانا پڑتا ہے ۱۲۔ محسن</p>	

۵۵

نام محسن ہے بوا عرف ہے عفتا بیکم	ہے نئی طرز کا چلتا ہوا منہ پھٹ عاشق
اردیف ک	

بر طرح جان صاحب جوم۔ رہیگی دور سے روز صحبت کر لگی ذومن حجاب کب تک
 جمن من جا جا کے رنڈیوں کو پلاؤ گے یوں شیراب کب تک
 کباب کھا کھا کے سوت کے تم کرو گے ہکو کباب کب تک
 اسی وہ بلا نہ لاؤ گے تم۔ یہ مار کب تک بتاؤ گے تم
 کبھی تو کمرے پہ آؤ گے تم۔ کرو گے لالہ حجاب کب تک
 ہوئے نے میری نہ ایک مانی۔ وہی ہے گوہر پہ مہربانی
 خدا ہی جانے کہ مجھ پہ جانی۔ رہیگا اب یہ عتاب کب تک
 ہوئی عدم کی بوائیاری۔ یہ صاف کہتی ہے سبیش راری
 کروں کہاں تک میں آہ و زاری وہ لکھیں خط کا جواب کب تک
 ہوئی ہوا سدن سے اُنکو نفرت۔ بڑھائی رنڈی سے جب سے لغت
 یہی ہے گویاں مجھے بھی حیرت۔ رہو لگی زیر عتاب کب تک
 ظہور پیری کر لگی صاحب۔ کوئی نہ یوں پھر مرے گی صاحب
 جواتی کب تک رہیگی صاحب۔ رہیگا دور شباب کب تک
 وہ سبزی سنڈی میں ہے جو رنڈی۔ موئی کو ویدی ہے سو کی بندھی
 رقم ہو سو سو کی یوں جو ٹھنڈی۔ چلے گا گھر کا حساب کب تک
 لے سوت کے کباب کھا نا غور طلب مضمون ہے۔ ۱۲ محسن

۵۶

موانشہ میں یہ بچہ ہے۔ دین باؤن پٹی پر ہے سر ہے
 نہ روئی کپڑا نہ گھرنہ در ہے۔ پھر دن میں در در خراب کب تک
 اسی سے گھل گھل گئی ہے بگم۔ ہے نہی سی جانہ کوہ سا غم
 نگوڑی کسی پر قلبہ عالم۔ رہینگے شیدا جناب کب تک
 ہین شہرے باجی ہماری گت کے۔ جگت شرارت جگت چپت کے
 یہ راگ سن سن نئی گھڑت کے۔ نہ لینگے کروٹ نواب کب تک
 لگا کے پھولو نہ جنگلہ دولہ کوئی بنا لئے نہ کنگلہ دولہ
 سو نقش بر آب جنگلہ دولہ۔ رہے گا مثل جناب کب تک
 آنا سر سے کلاہ تیری۔ پڑھیں جو آل بنی کی پستری
 سینے بواجی نہ سر کی چھتری۔ وہ سایہ ہو تراب کب تک
 چلے گی پیری میں کچھ نہ بڑیڑ۔ نکال دین گی چھنا لین لڑ لڑ
 گرینگے آخر موے وہ جھڑ جھڑ۔ کرو گے مرنا خضاب کب تک
 دین رقیبون سے وہ بھی کچھ کم۔ یہ قسبون کھا کھا کے کہتے ہین ہم
 تمھارے محسن سے عفا بیگم۔ نہ ہونگے وہ لاجواب کب تک

ردیف ک

طرح۔ کیا کیا پھری بلا کی ہے اُس گل بدن میں آگ
 اشتنان کے ہانے سے اوئی ایسی زن ہوئی گ
 اندک رہے گئے بوا گنگ و جن میں آگ
 لگتی پڑا نکلی باتون کو میرے بدن میں آگ
 لکھو جو بھل کہ پی نہیں مل اور دہن میں آگ
 سہ بنانا۔ دل لگی کرنے با مذاق کرنے کو کہتے ہین۔ ۲۰ محسن

<p>۷۵</p> <p>رہ تو سی لگاؤن ترے بائیں من آگ ہو خاک ایسی چال پر ایسے چلن من آگ بیل کی پھر پاؤ جو پھوٹے چمن من آگ او چپا جان لگ گئی بندر لگاؤ من آگ کیا کیا بھری بلا کی اس کل من آگ با جی شعل مہر ہے۔ اسے کرن من آگ یا لگ گئی ہے کوٹ کے ولہ من آگ جو خاک سیم سے بھی سوا سیم من آگ</p>	<p>پھر میرے سلسلے ہی چل بل کی بات ہو چل چل کے چالین سوئے چاندی کیا چلن چھوڑا جب آشیائے کو۔ گل کو بہار کو مکری بجائی شام کو جب بن من شام نے گرمی ہے شوخیوں کی کہ شعل شباب کے الفت من رشک مہر کے سطاق خبر نہیں یا نوٹ کے مٹن من کہ جگنو جڑے ہوئے نھی بولنے کی دیر کہ کتہہ کیا سنئے</p>
<p>بدلی ہے آب و خاک نے مضمون کی ہوا محسن تمہارا حصہ ہے شعرو سخن من آگ</p>	
<p>رویت</p>	
<p>کسی مردے کے بس من ہوا دل گرے غش کھا کے وہ کر کر ادا دل چھپا یا اس بے ہمتے ہوا دل اگر ہے پاس نکو بات کا دل ہوا کیا کیا مرا چپا کیا دل مردینا شیخ جی کو۔ کو کلا دل</p>	<p>مڑو چھو مردہ دل سے کیا ہوا دل نہین دیکھا گیا ان سے گرا دل کسی پردہ نشین پر آ گیا دل مڑ کر نابات تک اسے بھلا دل کسی کے ساتھ چلنے کو سفر میں کھلانا چیل کو دن کا ہے بہتر</p>
<p>لے آب۔ خاک۔ آتش۔ باد۔ چاروں عناصر قطع میں جمع ہیں۔ اب رہی بات کہ آواز مناسب ہو پر کہ ہیں بغیر مناسب۔ اسکا فصلہ ابابکھن فہم کی بات ہے یعنی سے تعلق رکھتا ہے۔ مہر کو کلا جانا نام۔ محسن</p>	

۵۸

کسی کا چلبلا - تبکھا - انوکھا ہوئی - بخود شہرا بی یاد آیا نہ انکی چال کے چکر میں آوے کوئی تو بات ہے جو گر پڑا وہ	کسی کا بھولا - بھالا لاڈل دل اری لینا بوا گو ہر چلا دل کوئی لا دو بوا چلتا ہوا دل میٹھا سے نہیں سنبھلا گیا دل
جلا کر خاک کر ڈالے تو اچھا نہ دے محسن نگورے کو بوا دل	
اروہت م	
<p>طرح - نہ آئی گردہ نگورہ ماری تو دیکھا کرتے تھے خواب میں ہم نہ ہم پیارہ شراب میں ہم - نہ ہم نوالہ کباب میں ہم ہیں پیاری گویاں عتاب میں ہم - عذاب میں ہم عذاب میں ہم شراب میں ہر حجاب میں ہم - شباب میں ہر شباب میں ہم تھے دو نوحیران حساب میں ہم - سوال میں ہر جواب میں ہم مرے اڑاتے ہیں بالا بالا - سہ کتنا لالہ کتاب والا بناتے ہکو نہ ٹالا بالا جو ہوئے کچھ بھی حساب میں ہم نظیر ہوئی اگر نہ پیاری - تو ہم بھی ہونے نہ اسپہواری نہ آئی گردہ نگورہ ماری تو دیکھا کرتے تھے خواب میں ہم جو حسن گو بہر نکھار پر ہے - تو بندی بے ڈھب بھار پر ہے</p>	
<p>لہ میٹھا سے دل کا نہ سنبھلا جانا - عجب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سمیٹی یا مصنوعی میٹھا ہوئے - ۱۲ محسن لہ عذاب میں کہ اس عذاب سے ہم بھی ہماری ظاہر کرتے ہیں - وائے کیا عذاب ہے - ۱۳ محسن</p>	

اگر وہ موتی بہار پر ہے۔ مین رشک ڈر۔ آب و تاب مین ہم
 بلا سے اب کچھ ہو یا کہ جب کچھ۔ سنا کرینگے حضور سب کچھ
 نہ اس سے آگے کہینگے اب کچھ۔ بھابی لاٹری کے باب مین ہم
 نہ جھوٹ بولینگے چار مین ہم۔ مین دونوں کی تامل مین ہم
 مین برق طلے ستار مین وہ مین آندھی پانی نہ باب مین ہم
 نہ بھول جانا بجا کے عتقا۔ ہم آئینگے دس بیا کے عتقا
 نہ چھوڑنا گھر بلا کے عتقا۔ جو آ بھی جائیں شتاب مین ہم

روایت نون

طرح۔ میری نظرو مین وہ منظور ہوئی بیٹھے مین

چہن مین کھا کھا کے بوا چور ہوئی بیٹھے مین	آج وہ سوت سے منظور ہوئی بیٹھے مین
ہم وہ بے بس مین کہ مجبور ہوئی بیٹھے مین	رندی بر مین لے وہ دور ہوئی بیٹھے مین
فوج ایسوں کے کئے ناکہ امان جاؤں	جو شرا مین پیے غمور ہوئے بیٹھے مین
پونو نو اب کا جو مین ہے بوا رشک پری	آج بن مین کے مگر جو ہوئی بیٹھے مین
رندی بازی مین کیا نام مین نکلے ایسے	ہو کے بد نام وہ شہور ہوئی بیٹھے مین
چلنی کر دینگے بدن آج نہ بولواؤں	سرب سر خاؤ نہ زبور ہوئے بیٹھے مین
دیکھ لینے دے اری گویاں نظر بھر انکو	میری نظرو مین وہ منظور ہوئی بیٹھے مین
گرمی عشق جو نکلی ہوئے ٹھنڈے مرزا	میری صورت سے بھی کافور ہوئی بیٹھے مین

لے گوہر اور رشک ڈر۔ داعی عتقا جانا صاحب کیا کہنا ہے ہم سمجھ گئے۔ گویا آب گوہر جان سے بھی
 آب و تاب مین کہیں زیادہ مین ۱۲ عین

جائے کیا گھول کے کسی نے پلایا انکو	بیچ جی گھل گئے رنجور ہو کر بیٹھے ہیں
بھول کر عشق کا ہم نام نہ لینگے گویان	رنج و غم ایسے سے چور ہو کر بیٹھے ہیں
<p>نہیں محسن بوازد یکسا تو اس سے ہیں ہوا دل میں تو رہتے ہیں گو دور ہو کر بیٹھے ہیں</p>	
<p>برطرح مرزا اسد مرحوم۔ عدم کی جانب بھٹارے عاشق جہان سے اب سدھارے ہیں ہیں فعلوں سے اپنے نام۔ بوازد اب قول ہارے ہیں نہ ہو گی حرکت مگر ایسی وہ ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں بلائے جان ہیں بھٹارے کاکل۔ وہ زلفین پرچ رشک سنبل تھیں تو ہو باجی غیرت گل۔ تھیں کو لبس پرکارے ہیں وہ اب شرارت سے باز ہیں کچھ۔ عجب یراز و نیاز ہیں کچھ یہی تو سر بستہ راز ہیں کچھ۔ نہیں جو دل سے اتارے ہیں بھلا دی تھے ہماری چاہت۔ اچی یہ بڑ اپنی اپنی قسمت نہیں ہے تلو جو ہے الفت۔ تو لیجئے ہم سدھارے ہیں اجل سے دامن ہے چاک انکا۔ ہے چند روزہ چاک انکا نتیجہ آخر ہے خاک انکا جو شیخی حسن مارے ہیں مصاحب انکے ہیں کڑے کیرے۔ بجائے بلبل ہیں اور جیرے یہی نگوڑے اٹھائی کیرے پرشہ انھیں سب ابھارے ہیں</p>	
<p>لے اسد مرحوم کی یہ کسی پیاری طرح ہے۔ عدم کی جانب بھٹارے عاشق جہان سے اب سدھارے ہیں۔ مرزا محسن تھیں یہ کلم صاحب جب ان سے نہیں آتے تو خود انکو آپس میں دے دیتا تو اسکو مطلق راز نہیں سمجھتے۔ مرزا محسن</p>	

خدا ہی ان ماروں سے پیالے۔ پڑے ہیں گورے کو جان کے لالے
 لگتے ہیں اُسکے پیچھے کالے۔ یز زلفین جب ہم سنورے ہیں
 نہیں جھین پختن سے الفت۔ بھری سرا سر ہے انہیں بدعت
 نہ ہو گی اُنکی کبھی شفاعت۔ کہو تو ہم شرط ہارے ہیں
 یہ کسی الفت نے مارا ہکو۔ بتاؤ باجی سدا را ہکو
 ملا دو پیارا ہمارا ہکو۔ کہ جسکو محسن کا رستے ہیں

طرح۔ ظاہر میں کہیں رہتے ہیں باطن میں کہیں ہیں
 دل تو کہیں پھر تاس ہے بواہیے کہیں ہیں
 کیا کیا کردن نظر لیتے ہر سدا و لہ کی بڑی
 دودن کی جوانی پر نہ اتر اڑو میان تم
 کس خانگی سے بڑکے بگڑو یا سہ چہرہ
 کیوں کرتے ہیں دھچکے کی دھن میں ہر بروتا
 کیوں صاف نہیں کہتی ہو تھی شمع کی برہین
 غیروں سے لڑائی میں چوستا بیان کھین
 چھوڑا نہ کہیں ساتھ بواہی پر فلک نے

محسن کو سطا خلد ہو صدقہ میں انہیں کے
 کھاتے ہو سدا سلام کو جو حافظ دین ہیں

سدا آج ضرور کسی خانگی سے بڑکے ہیں در نہ یکم صاحب ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت یون کال چلا کر
 اور تیوری پر بل ڈاکہ کھلی نہ تے جو در کھلافت عادت ہے۔ ہر محسن سدا ہرگز نہیں۔ ۱۰

<p>برطرح صادق الاخبار ریواری - مست سدا در پر پڑا رہنے دے کیلئے ہیں</p> <p>ہم بلائیں جو شب وصل بوالیئے ہیں</p> <p>مست سے لڑتے ہیں تو کسی کو بلا لیتے ہیں</p> <p>کیسی رو چلی ہوئی سو کن ہوسنا لیتے ہیں</p> <p>ہم سے دم خم کی نگوڑے جو ذرا لیتے ہیں</p> <p>مونی بیگم کو تو چاند بھی پلا لیتے ہیں</p> <p>مونی چنیا کو وہ حب نہ تو لگا لیتے ہیں</p> <p>نہیں معلوم کہ کچھ دیتے ہیں یا لیتے ہیں</p> <p>چوک کے کروں میں رات کو کتوہ کیا لیتے ہیں</p> <p>مست سدا در پر پڑا رہنے دے کیا لیتے ہیں</p> <p>ایک دم چرس کا جسد مرہ لگا لیتے ہیں</p>	<p>برطرح صادق الاخبار ریواری - مست سدا در پر پڑا رہنے دے کیلئے ہیں</p> <p>بل عجب چلنے سے جبین پروہ چٹھائیئے ہیں</p> <p>آتش شوق وہ ہر طرح بڑھائیئے ہیں</p> <p>رنگ کیا کیا بواؤ وہ نظر میں جمائیئے ہیں</p> <p>دم نکل جاتا ہر دم میں مودم باز و کا</p> <p>بواؤ مغلانی بھی کیا خوب ہے حقہ چھو</p> <p>لطف کیا کیا میان بینک میں کھانا بیٹھے</p> <p>لے تو جاتے ہیں مونی رندی کو وہ کرہیں</p> <p>ساس استا بھی نہ پوچھے مونی جسد موری</p> <p>روٹی کپڑا بھی تو مان باپ ہیں جیسے ہیں</p> <p>دم بواؤ ناک میں کر دیتے ہیں شب بھر ہر</p>
<p>یہی جھکو بھی تعجب ہے کہ محسن باجی</p> <p>کیسے بگڑی ہوئی باتوں کو بتا لیتے ہیں</p>	
<p>طرح - صادق الاخبار ریواری - کافی ہے جا بجا میری چشم پر آب میں</p> <p>یوسف تھکین تو ہوسیاں پڑو حساب میں</p> <p>یہ بھی کوئی حجاب ہو گویاں حجاب میں</p> <p>عکس رخ حضور ہے جام شراب میں</p> <p>دیتے ہیں گالیان مجھے ہنسکر جواب میں</p>	<p>طرح - صادق الاخبار ریواری - کافی ہے جا بجا میری چشم پر آب میں</p> <p>حاجت بناؤ کی نہیں ٹکوسباب میں</p> <p>آنے نہیں جو شرم کے رنڈہ خواب میں</p> <p>نقشہ کچا ہوا نہیں مانی کا آب میں</p> <p>رندی کے چھوڑنے کو جو کہتی ہوں چھیر کر</p>
<p>لے یہ بڑا کرتے ہیں - محسن - بلکہ کیوں نہیں - انیم کھانی سے کہ دل لگی - محسن</p>	

<p>ایسا مزہ ملا مرے دل کے کباب میں علقا نے رنجی جمہ بکائی رباب میں دم نکلے جسکا بادشہ پوراب میں کافی ہے جا بجا میری چشم پر آب میں رہتے ہیں آپ پنک لقیون ناب میں کیوں کٹ نہ جاؤں میں بوا اس بیچ باب میں</p>	<p>فرمائشیں یہ سوت کو بھی بھیجنے لگے سن سن کے سگیں یہاں بوا سب کھیلنے لگیں کہا خوش نصیب ہے وہ نگار ہی جہان میں ترک ترک کے اشک نکھو نہیں کچھ سے جگنے کھا کر افیم سو نہ رہوں میں تو کیا کروں وہ جا کے سلب کو چھ لڑائیں جو سوت سے</p>
<p>علقا عدو سے کہہ دو کہ پتہ پتا ہیں سے لائے بوراگ رنجی کے وہ جواب میں</p>	
<p>ہو جاؤں میں شہید مدینہ کی راہ میں اوپر تلے ہوں تو تو بھی فرشتے راہ میں مقبول گوئیان بندہ ہے وہ بارگاہ میں پی پی سنے طور۔ سبر و رنگاہ میں زبور ہوا نکسار کا گر عسز و جاہ میں کس بابے کی کمی ہے تیری بارگاہ میں جلو سے ہوں عرش و فرش کے جلی نگاہ میں آنکھوں میں کلمہ پڑھتی ہوئی حشر گاہ میں</p>	<p>ہے یہ دعا کریم تیری بارگاہ میں حسرت نہ آنکھوں کی ہے عہد کی جاہ میں اٹھ کو جسے دل سے کیا پیشوا سے دین باجی مزے ہوں جلوہ نذر رسول ہو ہر دل عزیز کیوں نہ بنے انکی تکلیف یوسف کے وصل میں یہ زلیخا کا ورد تھا ہو کیوں نہ اُسکے زیر نظر زور کا زمین بندگی کی یہ دعا ہے خدا کے حبیب سے</p>
<p>لے جی ان ج ہے۔ ہم بھی دیکھ رہے تھے۔ راشد آپ کا حصہ ہے۔ ۱۲ حسن لے نہ ایسا ہرگز نہ کیجیے۔ بلکہ تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیے۔ ۱۲ احسن</p>	

<p>مسجد نبائین چلکے مدینہ کی راہ میں آئین جو بکسی سے تیری بارگاہ میں پہرے میں بد و نفع ہو سے حال آبلہ میں پڑھتی درود ہی رہوں حضرت کی چاہ میں جائینگے ہم کہاں کہاں پھنکے نگاہ میں کیا کیا ہے عیش ساقی کو شر کی چاہ میں</p>	<p>خدا ہمیش ہی ہے شوق ہی آرزو ہی کیونکر اچکا شجرہ تمنا ہو بار و ر ہمیں بے نازی بندہ شیطان بیجا جاہ رسول پاک میں چاہوں نہ غیر کو گہرائے بان تو خائف تربت میں جا بیسے ہے خون دل جو ہے تو جگر کے کباب میں</p>
<p>حقاً تمھاری یاد میں رہتی ہر سیر تخفیف کچھ تو کیجیے محسن گناہ میں</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>جو آگئے حضور تہذیبی پناہ میں قربت کی ہوا مید جو پہلوے شاہ میں درہن بہشت کے لگے انکی پناہ میں یارب اگر میں چونک پڑوں خواب گاہ میں کیا کیا تھے سبھرات حبیب اکہ میں روئے ہیں ہم جو ہجر رسول اکہ میں رکھے ہمیشہ لطف و کرم کی نگاہ میں ٹکے جو دم تو یاد رسالت پناہ میں بھڑوے وہ پکڑے جائینگے سبشتباہ میں</p>	<p>کیسے تو اچکچائیں وہ کیوں پھر گناہ میں قربان کردوں جان بوارب کی راہ میں آئے ہی زیر سایہ ہوئے خلد کو روان کلمہ بسوں پہ ہو میرے گاسپہ درود ہو کفار دیکھ کر ہوئے اسلام پر شمار و امین میں حورین لبتی میں درتیم اشک نظروں سے دور کیجیے ہکونہ یا نبی پانچون نازوں میں ہی بند کی ہے دعا ہے جنکو شک صداقت اسلام میں ہوا</p>
<p>لے سبحان اللہ کیا نیک دعا ہے اللہ کرے قبول ہو۔ ۱۲ محسن</p>	

فرت میں غیر حال ہے جینا محال ہے	تسلیم لچھ تو ہے حال تباہ میں
محسن کی یہ دعا بحق رسول پاک مل جائیں خواجہ خضر کمین سکوراہین	
رطرح دل غم حوم چھیکرہ ہے جائیگا بے کمانے میں	
<p>دیکھوں تو میں نواب ہائے کمان کے ہیں شہدے چھٹے پھڑ پھڑے سارے جہان کے ہیں وہ گورے چٹے لوٹے جو افسر کمان کے ہیں پوچھاؤں میں ہاں یہ نگورے جہان کے ہیں استاد شیخ جی ہوئے گوہر کی مان کے ہیں مجرے چمن میں اپکی امرا و جان کے ہیں وٹھوٹے لگے لامکانین اگر لامکان سکے ہیں ارمان تو حشر تک بواب جہان کے ہیں بھیجے دے پٹے سوت کو آب روان کے ہیں بو سے برے لطیف کسی کے ہاں کے ہیں احسان کسی زبان پر ہماری زبان کے ہیں ہم پر مسکدے کے بھی پیر معان کے ہیں ڈٹکے بیکار رہے وہ پیکی زبان کے ہیں</p>	<p>کیونکر وہ جلتے نین پا پر بیان کے ہیں اوی خاک اپنے گویاں ہی چاند خان کے ہیں تیر نظر بلا بوا اسن نوجوان کے ہیں ساون میں سوت کو نہ اگر دین بوا طلاق اب بلی پلاؤ زور دے میں گویاں کس کو کچھ سنو اسے متاعی کو بھی ہار مونیم قربان لامکان کے تملادیا مکان یوں چاہے بھیجے وہ جہان اکی جی میں ہو ہے چشم ز سے خون روان رشک سے بوا لب اپنے جو سی ہوں میں لب کے چوم کر چوسی زبان جو ہننے ہوئی وہ زبانان سانی جو ہے چال چلے بھنی بھونکد میں محسن کی طرز پر نہیں لکھے مومے بوا</p>
<p>سہ جب شیخ جی گوہر جان کی والدہ شریفہ کے استاد ہو گئے۔ تو پھر بلاؤ زور دے کیا مٹی اگر دو وقت شیر مال اتر جائیں اور بالاسان بھی اڑائیں تو آئیں کوئی روکنے والا نہیں۔ ۲۲ محسن</p>	

غزل دعائے محسن بدرگاہ مجیب لدعوت	
پرٹھے جو نہ یہ نظم سرکار میں پرٹے اسکی نیکی میں بار بخل جو ہو غیر کے درد سے بے خبر اگر یہ بھی عرضی ہو اگم ہوئی	ہو مغز دل یاربہ دربار میں محل جو کہ ہو خیر کے کار میں اتنی پھلنے وہ بھی آزار میں دوہائی پکار ونگی سرکار میں
خدا یا جو محسن بہ احسان کرین ہوں داخل بنی جی کے دربار میں	
روایف و	
طرح جان صاحب حرم۔ ذکر ایگوئیان رہا کیا تھارات کو	
بھلا کر پر اٹھ کر جب ہم سے ہارات کو دن کو ٹرایا مو پر مجھ سے ہارات کو اور کچھ خواہش ہوئی بعد از نظارات کو ہو جو نظر مطلق کا۔ یا جی اشارات کو نفسِ آثار کا بھلا گویا اشارات کو یا وجہ آب میان میں پانی پانی ہو گئی بھجوا سائن گئی کا بھلا چوری چوری اٹھیں	جہل ویا پٹھے کو پھر گویان و ہارات کو وٹھوٹھنا پھرتا تھا تنکے کا سہارا رات کو یار نے کیا کیا ہوا پاؤں پسا رات کو کیون پھرے مارا تھا مارا مارا رات کو کیون بوا کتنے بڑے موزی کو مارا رات کو آگد گدا کر چٹکیان لینا تھا رات کو دیکھو بھٹیاری نے پھر بھلا رات کو
سے محسن کی اکثر بھتیان جو مصلحت سرکار دن میں بھی گئیں تھیں یا تو مصلحت ہو گئیں یا نہیں ہو بھین۔ لہذا یہ چند اشعار لکھنے کی ضرورت لاحق ہوئی اب یقیناً مصاحبانِ ہائے شری صاحبانِ نشانی سے باہر ہو گئے سے رات کے وقت تو آپ کے مرید ہیں تنکے کا سہارا کافی۔۔۔ بھی زیادہ ہے۔۔۔ محسن	

<p>مفت لڑ لڑ کر انہیں ہنسنے لگا رات کو گھورتا تھا پھر مو اصدقے اٹا رات کو وہ بجا باہی کیے اپنا دو تارا رات کو بھر گیا بیگم میری افشان کا تارا رات کو نی گئی لیکر موئی سارا کا سارا رات کو</p>	<p>سٹھ بنا کر چل دیے سیدھے گویاں چوک کو شیخ کی ایسی خبر لون بھول جائے شیخان چھوڑ کر زلف دو تارخ پر بوا میں ہو گئی وہ لڑائی کرخ برج اُس ماہ پارہ سے ہوئی رکھا جب زانی ساغر گوہری کے ہاتھ پر</p>
<p>عفا بیگم کی نہ کر تقدیر حسن بھوئی کیون نگوڑی ڈھونڈھتی پھرنی سہارا رات کو</p>	
<p>رویت</p>	
<p>دیکھو تو گالوں کو بوا منگا کے آئینہ شانہ نگوڑی غیر سے کروا کے آئینہ سندی انہیں کے ہاتھ سے لگو آئینہ چلتے ہی چلتے یار کو سر کا کے آئینہ ہجولی پھینکتی ہے شل کے آئینہ قصویر بھی یار کو لگو ا کے آئینہ دیکھا جو آج آپ نے اٹھلا کے آئینہ جس بات کو نہان موئی رکھو ا کے آئینہ</p>	<p>پھر دانت آج شیخ سے لگو ا کے آئینہ دیدا تو دیکھو سوت کا پھر لاکے آئینہ ایسا جمایا بزم میں حضرت نے اپنا رنگ گاڑی کی چلمنوں سے موئی گھورتی رہی مرزا سے بھوٹ کر موئی ایسی موئی گوہر کے اے بوا ذرا جو ہر تو دیکھیے سب دیکھتے ہی ہو گئیں ہو جانے شمار آخر کو مشکم سوت کی آئینہ ہو گئی</p>
<p>سہ ضرور خبر لینا چاہیے۔ یہ گستاخی فی الحقیقت ناقابل معافی ہے۔ ۱۲ سہ اور کیا آدھا آپ کے لیے چھوڑ دیجی۔ ۱۲ سہ آئینہ بوا شانہ۔ غیر سے کروانا سخت معیوب ہے۔ ہم بیگم صاحبہ کی سوت کی اس حرکت ناشائستہ کو بہت ناپسند کرتے ہیں۔ ۱۲ محسن</p>	

۶۸

نیلیم کا رنگ کیا جے ہر دنگے پن کے ساتھ	افشان جبین کی رات وہ جھڑوا کر آئینہ
ایسا جاما شیخ نے مٹھل میں اپنا رنگ	مارا اسیر جان نے لالا کے آئینہ
گاؤ تو عتقا بھیر دین میں آج ریختی	محسن کو آن بان سے دکھلا کے آئینہ
ردیف یا کے	
طرح مشاعرہ شکر گو الیار گل ہے اگر بدن تو پسینا گلا ہے	
پیتا نگوڑا رات کو گوئیان شراب ہے	دل اس جلاپے سے میرا جل جل کہا ہے
میں خود بھی چاہتی ہوں کہ باز آؤں عشق سے	پر کیا کروں تو ابھی اٹھتا شباب ہے
ہجر صنم کی پڑھتی ہوں رور و کے داستان	دن رات سانسے ہی غم کی کتاب ہے
لڑ کر چھنال سے نہیں آئے اگر حضور	برہم مزاج کیلئے حسرت جناب ہے
غافل نہو نا شیخ جو اتنی ہے چار دن	پھر چار دن میں آمد فصل خضاب ہے
لائے ہیں گھر میں جب متاعی چھنال کو	دن بھر ستار بجتا ہے شب بھر رباب ہے
چھل بل کی انکی باتوں سے جل بل گئی ہوں	کچھ سیکلی سی رہتی ہو کچھ سوچ و تاب ہے
کیا جانے کس چھنال کے گنڈو کا ہوا اثر	کچھ بگڑے بگڑے رہتے ہیں کچھ خطر اب ہے
خاطر سے میری لکھتا ہو غزلین نئی نئی	شاعر بھی میرا بار بڑا لاجواب ہے
تم بھی تھارا دور لہ بھی؟ دنو ہو بے نظیر	تم بیٹی آفتاب ہو وہ ماہتاب ہے
دھوکے میں آگئے ہیں گورے حریف و صل	دنیا کے دون کا عیش سرا سر شراب ہے
کوشش کرو کہ مرزا سے بیگم کا ہو ملاپ	گوئیان ملانا ہجر زدوں کا ثواب ہے
لے کر گوئیان میں یہ مشاعرہ بڑی دھوم کا تھا۔ دور دور سے لوگ آئے تھے۔ ۱۲ محسن	

۶۹

کافی ہون دل بھائی کی غزلین میں شوق سے قلب احد میں ای کو احمد ہے جلوہ گر	ہر شعر باجی تیری قسم - انتخاب ہے حسن احد میں حسن جلالت آب ہے
محسن کی ریکھتی ہو ا رکھتی نہیں جواب کیا اس کا ہو جواب کہ جولا جواب ہے	
موسم گل میں خزان ہی سمجھے ہو آتی ہے دم ا بھتا ہے ہو سینے کی باتوں سے مرا پڑا رہتا ہے چھتا لون کوئی گلشن میں غم کی دیکھ نے کلیجہ کیا چلتی میرا کس طرح جوڑ دیا ٹوٹا ہوا شیشہ دل کوئی خوشخبری تو ما کو ملی ہے چھوٹو گردلو نڈی کی مراد دلی پوری خواجہ سنو اسوقت کہ ہم تم ہوں کوئی غیر نہ ہو	بگڑے جوین میں جو باجی کبھی تو آتی ہے بھگو تو سونی نگوڑی نہیں چھو آتی ہے لذت بادہ ہوے کو لب جو آتی ہے تکو گویاں کوئی تدبیر نہ آتی ہے آئینہ سازی بکھے آئینہ رو آتی ہے بھومتی آج لیے جام و سبوا آتی ہے بندی درگاہ پر کر کے وضو آتی ہے لذت شکوہ دل دو ہی ہو آتی ہے
کرتی حاسد کو ہون میں خلق سے محسن اپنا نئی ترکیب مجھے روعہ د آتی ہے	
طرح صادق الاخبار دیواری - سو سو قدم پر جا پڑے تھے ہزار کے	
ڈارھی بنا کے شیخ جی - موٹھین ہوار کے یہ تو پرائی بات ہے شرمائے نہیں لکڑ کے اپنے سینے سے تازہ کردہ پھلین	جائے کمان ہو یہ تو کوہ کوہ مار کے ہو جوہ آپ بھیٹے ہیں قول ہار کے کھلا گئے ہیں پھول دل وا خدار کے
سہ سینے کی باتوں سے ضرور اکادم ا بھتا ہوگا - یہ تو مغلانوں کا کام ہے - امحسن	

<p>روح کا بچہ جو اسے بوا کرتی ہوں باجوب پھر چاروں کے بعد خزان پر ہو قدا میں ہوں خار جان سے دستار پر ہوا دوہن مری ہے بارہوین میں شک چارہ جون شمس جلتے رہتے ہیں مرزا جی براتدن ہر جانی ہوں مومے نہیں مرد و نکا اعتبار ایسوخزان کے ہاتھ میں ہوں ہوا کہان زیت پے آئے بھرٹوسے فواری جو اکیلات</p>	<p>رونا شب فراق میں وہ ڈاڑھیں مار کے میں چاروں کے پار ہوسے دن بہار کے شیدا ہیں دل جو وہ مرے پھولوں کے ہار کے راہ میں اٹھان کی ہیں تو دن میں بہار کے شیدا ہوں ہیں جب ہو وہ شمس اللہ ہار کے ہیں ایک ایک نل سے یہ عاشق ہزار کے دیکھوں کب آتے ہیں تو وہ دن بہار کے سو سو قدم پر جا پڑے تھے مزار کے</p>
<p>خوشبو میں رشک گل ہیں نشہ میں ہیں شک نل محسن کے شعر بھی ہیں بوا گل بہار کے</p>	
<p>مشاعرہ شکر گوالیار بس میں نکل چکے مرے ارمان جاگو</p>	
<p>سو بات میں جو ایک بھی گرامن جانیے گھر میں چھنا لون کے نہ میری جان جانیے صعبت تیری میں لطف ملا مجھ کو اس قدر</p>	<p>لے لے بلا میں آپ کی قربان جانیے ہم ہاتھ جو رتے ہیں اگر مان جانیے ادو خان رتیرے ساتھ تو ملتان جانیے</p>
<p>لے کیا بات ہے گویا بہار کے دن بھی ہر جانی ہیں۔ آج بہار کی فصل میں میں تو کل خزان کے پہلو میں۔ ۱۲ لعے تو پستی مگر حینان چوک لکھو کا ہر جانی ہیں سب سے بڑا ہوا ہے جنگی ہیل فیض حام سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں شہنہ کام اپنی بیا میں بچاتے ہیں۔ یا یوں کہیے کہ ہمیشہ کے لیے ٹھنڈا ہو جاتے ہیں۔ ۱۳ ستارہ اس خیال کی ہم بھی تائید کرتے ہیں۔ رفا صاحب کے ساتھ ملتان ضرور تشریف لے جائے مگر ہمارے مقدس شاہ رکن عالم صاحب بجا دل حق شاہ صفا و شمس خیر صفا کو جو وہاں کے ہر درویش و پیر پر عالم نظر آتا ہے شان از دی ہر چارے بکرا یا جلوہ دکھاتا ہے۔ رہائشے ریاست دلو بھی بہت قریب ہے۔ چرخ بود کہ بر آید ز یک کرشمہ و کار ۱۲ حسن</p>	

۷۱

<p>ہاگین ہی ٹوٹ جائیں جو اوپر گڑھن ہم جوشِ شباب دیکھ چکی آپ کا حضور ظاہر کہیں بھی مردوں کے کر ذہنِ عشق کو میرے ہی سامنے موی کسی سے دل لگی حق کہیں اڑتے ہو کھاتے کہیں ہو پان پیسہ لو پاس تھا نہیں مالا موی کو یون سو لینے پر بھی نالکہ امان کا تھا جواب</p>	<p>آئی نہ کہنا لو نڈیوں کا مان جائے انگلی دکھا رہا ہے یہ شیطان جائے کہنے کی بات یہ نہیں مادیان جائے بس بس نکل چکے مرے ارمان جائے حق ہے گھر میں آج نہ ہو پان جائے اب کل پر کیے آج نعل جان جائے ہم آپ کو۔ کچھ آپ ہمیں جان جائے</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

محسن بھی ہے رفیق بھی جو جان نثار ہے
کیونکہ نہ اُس کے خلقِ پسر بان جائے

بِطرح ظفرِ حرم گئی یک بیکت ہوا ملت نہیں لگو میر و قرار ہے

شبِ چرخِ شعلہ ناز ہے۔ سب را بھن رہا دل زار ہے
بوا صبر ہے نہ فتنہ زار ہے۔ ہوا در دم تو بخار ہے
مجھے کیا چمن کی بہار ہے۔ مجھے کیا گلون کے نکھار ہے
مجھے کیا کسی کے سنگار سے نہیں بر میں اپنا جو بار ہے

لے یہ غزل خواب باقر علی خاں صاحبِ مرحوم کی فراموش سے لکھی گئی تھی۔ ہائے خواب باقر علی خاں صاحب
آپ ہم سے کیوں ناراض اور بوقتِ جدا ہو گئے۔ خداوندِ کریم آپ کو فردوسِ ارم میں محلِ زردین عطا فرمائے
جسینِ معشوقہ کی جگہ محلِ جرس ہو۔ گویا یہاں شیشِ محلِ خادمان محل ہو۔ اُس کے چاروں طرف ایک باغ
رشک بہار واقع ہو جس میں صد شہد و شیر کی نہر جاری ہو، نیر ابراہیم خوران مہ نقادِ غلام خوش اسرار
ہر وقت آپ کی خدمت میں مصروف اور آپ پر درود پڑھ کر دم کرتے ہوں۔ آمین آمین
خواب والا کے انتقال پر ملاں سے آپ کا دفنِ ترین خادمِ محسن کو جسدِ صدر ملاحق حال ہوا ہے یہ حقیر کا حق ہے

۷۲

کہو ہلکی ریکی ہے بات کیوں۔ کہو دن میں آج ہے رات کیوں
 کہو چلتی آج ہولات کیوں۔ یہ کہاں کا دل میں غبار ہے
 کوئی نوج ایسا ہو چلے۔ ہے بلا کا وہ موا سخرا
 ہوا دھینگا منشی میں بے خطا۔ میرا ٹوٹا چندن ہار ہے
 کبھی آگے جو مینے میں۔ تو بھر ہو سے وہ کینے میں
 نہیں لطف ایسے تو جینے میں۔ بندی مرنے ہی پر تیار ہے
 بھرا دل میں شوق وصال ہے۔ میرا جینا اب تو محال ہے
 مجھے بخودی جو کمال ہے۔ ہے عشق کا یہ خار ہے
 اچی ماما جی ادھر آؤ تم۔ کوئی جادو تم کو سکھاؤ تم
 اُسے گھیر گھار کے لاؤ تم۔ میرا دل یہ جیسے تیار ہے
 نہیں بھاتی جھکوٹو خیان۔ میری چسٹھ میں یہ مونی گر میان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۱) ظلم کو تحریر کرنے سے قاصر۔ دراصل اسکی تحریر کے لیے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت پڑ
 ہے۔ وہ لطف دیکھتی خوانی ہی جا کر رہا۔ وہ آپکی تاکید شدید پر رنجی شروع کرنا۔ حضور کا شکر ادا اکثر صاحبان
 ویشان کا بھیہنا۔ قریب کرنا۔ ہنسنا۔ پھر پھر پڑھنے کی فرمائش مل لگی۔ سزا۔ حضور کا خوش ہر کہ تعریف کرنا بزم
 سرکار گوہر بار پر بزم سکندر کا دھڑکا ہوا تھا۔ ہر ایک آئینہ رو تعریف کے مونی پروتا تھا۔ بلکہ صفائی قلب سے
 خود پیشہ ایجاد ہوتا تھا۔ کیا کہوں سرکار کہنے کا فراجا کر ہاؤ ابکی مرتبہ جو خاکسار لکھو آیا تو حضور کو نیا یاد کیا کہوں
 کی کہی کیفیت ہوئی۔ حضور ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ دیوان جلد شائع کراؤ۔ دو سو جلدیں ہم بھی خرید فرما دیں گے
 خاکسار کو جو رہے ملازمت فرحت نہ ملتی تھی۔ فیسوں بجا اس بد نصیب دیوان کے شائع ہونے کا وقت آیا۔
 تو حضور پر نور خلد بریں کو تشریف لیگئے۔ اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ (محسن)

نوٹ: علیحباب نصاب ذوق باقر علی صاحب مرحوم حضور شیش محل لکھو کے میں عظم اور لکھو کا علی ترین کیسویہ ہے
 کوہ۔ بخشش اور بندہ۔ ذی میں الجواب تھے خاکسار محسن لکھو میں پناہ دیوان اس سرکار کو سوا کو سوا کہیں شائع شرفی کا نام نہ پڑا تھا

میان مار بٹھون گی آج بان - میرے سر پہ جن مسوار ہے
 مے عشق کا یہ بھانسا - کون کیا کہ رکھتا ہے کیا نشہ
 یہ وہ قسم ہے وہ بلا فشا - نہیں جس نشے کا اتار ہے
 تجھے دیکھتی ہوں میں خواب میں - لگے آگ ایسے شباب میں
 میری جان کر دی عذاب میں - تیرا کس بلا کا یہ پیار ہے
 مجھے کہتا ہے کہ شہر آب پی - بھلا یہ بھی ہے کوئی دل لگی
 سوا کر رہا ہے مجھے دوزخی - یہ نگوڑا کوئی گنوا رہے
 پرین سب نگوڑا بان بجا رہے - جو ہوں خوش ہمارے نگاہ میں
 مجھے باندھے گر کوئی تار میں - نہیں چھٹنے کی سرکار ہے
 چلی دل پر غم کی بو اچھری - ہو میں سب گئیں ہوئی بے شری
 مجھے تو خزان سے بھی ہے مری - اگر آئی فصل بہار ہے
 کروں کیوں میں عفا چھپا چھپا مجھے کیا کسی کا ہے ڈر پڑا
 ابلو کہتی ہوں میں سننا سننا - میرا یہ احسن نہار ہے
 مجھے بوجہ بھڑوا مارتا ہے
 دل اسکی تیغ ابرو پر فدا ہے
 پھر آخر ترسے اور حق کا دیا ہے
 نہ مار و شیخ کو بے موت باجی
 ٹرائی میری انکی آج سنکر
 نہ بچلے گھر میں دلی تاک کے پیسے
 بڑا بیدار میرا مرد رہے
 وہ گور اکو نہ اچو کھتاں کا ہے
 ہوا لو بر میں اچھا یا پڑا ہے
 نگوڑا آب ہی وہ مرد رہا ہے
 کرایا سوت نے بھی رہ گیا ہے
 بڑا خواب کا سالہ بنا ہے

برطرح مشاعرہ علیگندہ - شب بھر فراق یارین ہم خستہ جان رہے	
لوئیان وہ لطف بادہ کشی اب کہاں رہے	ساقی رہے نہ وہ نہ وہ پیر معان رہے
محروم اُسکے لطف سے شب چاند خان رہے	کیا کیا لڑائی جان کہ متاب جان رہے
شب بھر اسی فراق میں ہم خستہ جان رہے	چھپ چھپ چھپ ہمے شہج جی کسی کے ان رہے
شیطان کی جتنی موجودم بھر بیان رہے	بتلاؤ میں گرنے آپ کہ شب بھر کہاں رہے
منگی نگوڑی بامیں بلی اور کے سامنے	کچھ تو حجاب پیارے میان دہم بیان رہے
عشرہ کے روز ہم جو گئے کہ بلا ہوا	کیا کیا نہ بد گمان کے دل میں گمان رہے
ایسوی چھوٹی میں بھلا اعلیٰ میں کہیں	دور سے میں بے ندی سا کھڑی یہ جہان رہے
بیدار و اسقدر میں کہ ہونے خبر نہیں	ہر چند کوئی درد سے نالہ کنان رہے
وہ کیا کرینگے ہم سے سوا سیر باخ حسن	ہم وہ ہیں۔ اس چمن میں سدا باغبان رہے
پانی ہے اس کے سلسلے کو ہر کی آبرو	بنیم کی طرح شہج جی گو ہر فشان رہے
دہن ہلائے دو کہ کو اپنے شراب مہول	جل بھن کباب ہڈ کے دل دشمنان رہے
قصے ہمارے درد کے سونو نکلے سامنے	دلچسپ استان کی صورت بیان رہے
ایسے ہوا جی آپ گئے رنڈی کے رعب میں	پوشیدہ موت سے رہے ہم سے نہان رہے
محسن کی رنجی نہیں۔ عفا یہ جو رہے	
انکھیلیوں پر شوخی حسن بیان رہے	
سے کیوں نہیں آپ گویا اس چستان کی ماں میں۔ ڈالی ڈالی آپ کی ننگو۔ اور غنچہ غنچہ آپ کا منون	
احسان ہے۔ کلی بھی آپ ہی کے دم سے نکلے۔ ہر پھول آپ ہی کی فاطمہ سے وابستہ ہے۔ تفسیر	
مشاعرہ بھی تو آپ ہی کے ہاں ہو کر نکلے۔ ہم چپان گئے آپ ہونہ ہو عفا یہ گم ہیں۔ افسوس	

۷۹ بر طرح - خوب بیمار محبت کی دوا ہوتی ہے	
فکر میری اُسے اُسوقت ہوا ہوتی ہے مواپیکر نہیں آتا تو یہ کیا ہوتی ہے بھاگ بازی میں غمخورن بھی بلا ہوتی ہے آئین ہجولیان دینے کو مبارکبادی سب بھلا دی ہوا جی دولہ نے اُن تک راز مرزا کا جو افشا نہیں کرتی چھ سے فوج ہو شخ ساشیدی کسی بند کو نصیب چھاننے خاک میں چھلکی گلوڑ خوش بھر روز لائے ہیں میان ایک متاعی گھر میں میری حق اور بچا اُنکے لیے ہے بچا	جبکہ مرزا سے اغلی جان تھا ہوتی ہے دیکھ دانتہ کہیں لغزش نہ ہوتی ہے رنگ ڈلو اتے ہی ہر نگہ ہوا ہوتی ہے سوت کچھ دن کے لٹو ہے جدا ہوتی ہے جب سے اتو اسی ہوتی حشر ہوتی ہے کچھ تو پوشیدہ ہوئی ماما کی دوا ہوتی ہے دور بھی تو نہیں یہ کالی بلا ہوتی ہے ایسے دھکڑوں کو کہیں شرم دیا ہوتی ہے پوچھتا کوئی نہیں قبلہ یہ کیا ہوتی ہے اُنکی بچا بھی ہوا جھکو بچا ہوتی ہے
عقبا یکم کا ہوا رعب ہے ایسا غالب ساس کی دیکھتے ہی روح فنا ہوتی ہے	
بر طرح مشاعرہ علیکہ ٹھہر مجھ سے قاتل نے نہ پوچھا تیری حسرت کیا ہو	
جب ہوا کہ چلی میں راگ کی سُرگت کیا ہو ساتھ لونڈے لیے پھرتے ہو یہ صحت کیا ہو چاہ میں گر پڑی میں آپکی چاہت کیا ہو	پھر یہ تاکید کہ مجھ سے کو تو جا مت کیا ہے تو نہیں ہے تو میان آپکی رگت کیا ہے بیامتا اپنی تو چاہو تو قباحت کیا ہے
سے نہیں ہرگز نہیں - دیکھ دانتہ ہرگز لغزش پا داق نہیں ہو سکتی - شجہی ضرور پکڑ آئے ہیں ۱۴ - ۱۵ جن - ۱۶ - ۱۷ محسن	

<p>بہار آئے اُسی طرح ہری ہو جائے وہ ہوئے خشکی میں یارب تری تری ہو جائے نظر نواب کی تجھ پر گزری ہو جائے یہ پانسو بواپشوار کے وصول سے ہیں ادھر بھی بیٹھے ہیں دسباز ایک دم کیلئے مناجی رکھیں جو نواب ہیں رخصت کلج کر کے وہ رندی کو ڈال دیں گھر میں لڑائی سوت کرے گھر کیان ملینج جو لے وہ موتیوں کا ست لڑائے گو ہر کھلا کے ایک گاوری ہوئی کوٹال بھی دو نصیب کی بوا بھرنا ہے نہیں طوار ہماری دروزی اور تھر تھری ہو دور بوا اُسی سوت کے گھر سے ملا ہو میرا گھر یہ حسن علم ہے اُستاد جی کا کیا کستا</p>	<p>اُڑا رہی ہے جو بے پر کی مابل عنقا لگا کے پر نہ کہین رنجی۔ پری ہو جائے</p>
<p>بات سن لین جو شیخ جی دل کی نہ سنی داستان کبھی دل کی</p>	<p>دور ہو جائے بیکلی دل کی بوا دل ہی میں رگہی مل کی</p>

۷۷

سوئی زندی ہے بڑی دل کی	کچھ نہیں کہتی گوہری دل کی
دل کے خلق کی کچی دل کی	نہیں جانی بوا نہیں جانی
کبھی ملبی اگر بنی دل کی	دل میں سو کن کے خاری کھنکی
اور کھنکی کھی دل کی	ایک دن بھی کھلی نہ گل بنکر
بڑی اور نہ کھی دل کی	ہجر میں باجی جان کل نہ پڑی
کیتے توشت بنی لگی دل کی	کسہ مرتے ہو رنگ زرد پڑیوں
ہو تو کرتے میں بندگی دل کی	یہی کعبہ ہی کلیسا ہے
نہیں حسرت ہوئی پیال کی	کیون پڑی رہتی ہوسد اول میں
بس ہو سندی کو دہنی دل کی	سمت جلاتا چراغ تربت پر
کرتے امداد میں غلی دل کی	پنجتن پاک کی ثنا گوہون
پڑنا پھر باقی رہتی دل کی	سننے ہی کھیلنے لگی گویاں
کوئی کرتا ہے دل لگی دل کی	کوئی دل سے بھی ہو بوا بزار
دل لگی میں بچھی لگی دل کی	دل لگی دل لگی میں آگے وہ
ہو گئی زہر دہشتہ تر ہی دل کی	دیکھتے ہی اداسے رشک قمر

عقبا بیکم کی حیث ہے نہ گنی

اپنے محسن سے بدلتی دل کی

۱۔ سبحان الشہداء چومینے کے لائق ہے۔ وہ کیا فلسفہ ہے۔ عقبا بیکم سے کہتا ہے کہ وہ محسن کی حیثیت کھوادی۔ یہی کہیہ ہی کلیسا ہے۔ ہو تو کرتے میں بندگی دل کی۔
 ۲۔ وہواہ کیا دل کی روشنی ہے۔ محسن

۷۴

<p> ہو نوح ایسا کوئی بدکار گویا کروندی سے مت چھیر خانی سوا پیوی سے ہو باندی کی عزت بوار و دین مجھے جسے چلے وہ وہی پھر تاسے بھڑوا سید نہیں کہوں کیا ای ہوا سو کن کی باہن بڑے ایام ہین چھیر و نہ صاحب </p>	<p> نئی ہر روز بھڑوا ڈھونڈتا ہے مرا اٹکھیلیو سنے دل بھرا ہے ستم ایسا کہین لکھا سنا ہے بڑی ہوتی نگوڑی مانتا ہے پری چم جسکے گھر میں بایا ہوا ہے نگوڑی بے حیا ہے میسوا ہے مجھے چھوڑو خدا کا واسطہ ہے </p>
<p> بناتا ہے موادل نیلے باتین بڑا محسن نگوڑا مسخرا ہے </p>	
<p> دکھاؤن تن گھڑی نہ موہن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے ہے چند روزہ یہ حسن و جوہن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے فراز کھٹکاشیب کا ہے۔ بوا یہ عالم منسرب کا ہے صدا ہے گھڑیاں کی یہ ٹھن گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے کہا جو عنقلانے جاؤنگی اب۔ حضور کل دل تک آؤن گی اب تو کہتے کیا ہین پکڑ کے دامن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے نہ رہ تو بیگم ہوا کشیدی۔ جو رکھے رنڈی ہوا وہ شیدی تو تو بھی جا جا کے کھیل سادون۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے نہ میخ پردے مین کاڑ باجی۔ کسی سے تو مت بگاڑ ما جی اڑے گا باد فنا سے پلمن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے </p>	

۷۵

گھڑی بواز نس بجائے تو ہے۔ ہمارا دولہ بھی آنیکو ہے
 گھڑی گھڑی ٹھول تندرزن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے
 گردنہ تو سن ہوا چین مین۔ ندو لو سن سن کیسے مین مین
 جاجا کر نہ بیٹھو آسن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے
 اتار سا یا پن لے ساری۔ دکھاوے جو بن کی سینا کاری
 نہ کر تو خترے بہت فرنگن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے
 کراؤ جیسے بلاؤ ہمد۔ اڑاؤ چھینے تو دم دما دم
 نہیں ہے دم کا بھر و ساقن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے
 کسی سے رکھو کپٹ نہ کھٹ پٹ۔ گھڑی کی کہتی ہو صاف کھٹ کھٹ
 سہیلی کھٹ ہی سے دید و درشن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے
 غور پر بجائے مال و زر کا۔ یہ قول سچ ہے کسی بستر کا
 صدا سے زر کا ہر قول کھن کھن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے
 پڑے نہ نازک رگون پہ چھالا۔ ہے جلد کا رنگ کا لاکالا
 گھڑی کلانی کی کھول بگن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے
 نواب کمرے سجا رہے مین۔ مصاحب انکوبنا رہے مین
 گھڑی سے قبلہ سجاؤ آنگن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے
 زبان محسن ہے مست فری۔ غزل ہے جادو بلا ہے گھڑی
 مگر کسی کا رہا نہ جو بن۔ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے
 طرح۔ ہمارے اتنی چین پری ہو جائے

<p> ذلتِ عشق کے آگے رموی عزت کیا ہو دامِ سر دھکنے کے جب پاپکے جت کیا ہو خانہ دل تھکین ہم خالی کیے دینے ہیں وہر بھی دو ہاتھ یہ تم ہانکے کے سو کا نوٹ کام گھر در کا جو تم غیر سے کرواتی ہو پاس جب آ یا موانی شیخ تو بیگم نے کہا رات کھو دیتا ہے افیون کی پنک میں ہوا جانی بیگم کا تو یہ پاپخوان پر موتی جان یہ تو سنتی ہوں مغل جان سے بھجا چھوٹا عمر ساری اسی ارمان میں گزری گو زبان شوق سے پی تو روانی کہ جوانی پر ہمار وصل کو آگے لگے کل سے ہوں بیکل باہی لال کرتی سے کرا آئی سے کرتی پارا جسے بیگم پر بھی افیون مٹے کو بس میں روٹی کڑے سے جو غافل پر دھن کہ بوا پھٹ کے سینے سے اڑھاتے ہیں پی کھڑات </p>	<p> مٹی لعنت بھی اٹھائے گی ملامت کیا ہو اب یہ بوقت کی استاد جی مہر پ کیا ہو سوت کے گھر میان مہر کی ضرورت کیا ہو پوچھتے کیا ہو کہ پشوا ز کی لاگت کیا ہو دیکھو گو ہر بوا اب وقت کی حالت کیا ہو اسے چل دور ہو بھر دوس تیری صورت کیا ہو میر کی جلسے بلا وصل کی لذت کیا ہو نیمسرا کر لیا تے بھی تو آفت کیا ہو دیکھنا یہ ہے کہ اسب بزم کی رنگت کیا ہو بھسے قاتل نے نہ پوچھا تری حسرت کیا ہو شریت وصل کے آگے کوئی لذت کیا ہو درو سے بیگلی ہے ایک مصیبت کیا ہو خام ہارا یہ نہ سمجھی کہ شرافت کیا ہو جانی ہی نہیں دیکھنا شبہ احت کیا ہو بے حیائی ہے سو سے شیخ کی غفلت کیا ہو کرو میں وصل کی شب نماز میں عادت کیا ہو </p>
<p> بینکدلیل گل مضمون کے جو بن کوئے بو احسن کی بھی داستان بیت کیا ہو </p>	
<p> سے بوقت کی مہر پت کے ہم بھی مخالف ہیں۔ استاد جی کو بلا جت کوئی وقت کی جزیر پیرا چاہیہ در احسن </p>	

ایضاً بر طرح - سر کے نگت کے ہین نگوڑی ہین ہال کے

<p>چلیے گا بھڑ بھڑا ہین دامن سنبھال کے یہ پانچواں ہے سوت کا چوتھا کمال کے قطرے ٹپک پڑو ہین حضرت کی رال کے گہرے سے اب تو رنگ ہین کسی چھنال کے قابل ہین ہین ہم تو کسی خال وال کے اب صید دام ہو گئے ہین بال بال کے سر کے نگت کے ہین نگوڑی ہین ہال کے صدے اٹھائے فوج کوئی اس بال کے بھولے ہما لطف نہ بھول ہال تال کے کچھ بھی لگائے دام نہ حضرت کے مال کے کرنیکو آپ کر لین مگر دیکھ بھال کے جو ڈال لائین ڈولی مین فحہ وہ ہال کے</p>	<p>قربان فتنہ بازیوں کی چال ڈھال کے کسا کیا سناؤں قصے مین یکم چھنال کے دیکھے جو خال شیخ نے یکم کے گال کے سچ ہے بوا یہ بات کہ مرزا سے ہو گئی تم گویاں دیکھو شوق سو دیوانہ خال ہال زلف دو تار مین شانہ کرین کیون نہ شوق سے بوڑھے مصاحبوں کو نکلوا یہ حضور قرضہ ہما جنوں کا ہے جاگیر سے سوا کیا کیا جلا یا کرتے تھے سوتوں کو گھاٹ پر ہم دل سی چیز دیتے تھے اُنکو ہوا مگر بازار کی چھنالی مین کیا اُنکا بھٹا ہے کھے نگوڑے ڈال کے ہین فوج منہ لگین</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عقاربڑا ہو دشمنوں کا بے دھڑک ہوئے

اپنے قدم جاتے ہین محسن کو مال کے

ایضاً بر طرح - ظالم یہ جہا بخونگی جھنکار ہو گئی ہے

۱۔ جب قرض کی یہ حالت ہے کہ جاگیر کی قیمت سے بھی کمین زیادہ ہے تو ہم ہرگز بیگم
صاحب کو صلاح نہ دیتے کہ وہ اس دہال مین پڑین کمین ایسا نہ ہو کہ اور مال کے ساتھ اُنکی بھی
کڑا کی ہو جائے۔ اور کوئی نا انصاف یہ کہدے کہ این ہم بچا شہرست۔ ۲۔ احسن

۸۲

سفتی ہون سوت سے اب تکرار ہو گئی ہے	بلبل فراق گل میں بیمار ہو گئی ہے
اسکی جوانی آئی نواب کا بڑا پا	جل جل نگوڑی بیگم بیمار ہو گئی ہے
آٹا کی چھو کری ادنیٰ۔ پی پی شراب کیسی	سرشار ہو گئی ہے۔ بدکار ہو گئی ہے
رسوا کیا کروں نے باجی کھڑک کھڑک کر	ظالم یہ جہانجنون کی جھنکار ہو گئی ہے
موسے بہت پُرانی بہت چھوڑی دیوٹی	رہ رہے گل میں یہ گل گلزار ہو گئی ہے
پڑ کر کے شیخ جی کے گھر میں گوڑی چنیا	چاندو پلانے میں اب طرار ہو گئی ہے
اس بیرخی سے قبلہ ہے صاف آشکارا	آزودہ جسے گویا سرکار ہو گئی ہے
جب کہ عقد ثانی ہوا شیخ جی سے اسکا	کیا کیا نگوڑی جھپا عینار ہو گئی ہے
وہ رشک سرو قامت فتنہ ہو یا قیامت	اُس پر نرا آفت۔ رفتار ہو گئی ہے
لونڈی نگوڑ ماری خط نکٹ لائی باجی	سوار اُس طرف سے مکار ہو گئی ہے

رکھتی نہیں ہے عنقا گوئیان قدم زمین پر
کیا جانے کس موسے سے دوچار ہو گئی ہے

کافی اردو بروہن تلنگ سندھڑا ملتانى زبان لکھنؤ

بھڑ بھڑ بختی

ہوا یا دچمن میں گل باجی | آگنی بھول میں۔ گل بلبل یا جی

سلہ بر تو ایسی خوشخبری ہے کہ گلی کے چراغ جلوا ئے اور سٹھائی بھی کھلوا ئے۔ ۱۲ محسن
سلہ آہکی لونڈی بھی تو اشار اندھ نو جوان۔ رنگین مزاج اور آفت کا پرکار ہے۔ کیا تعجب ہے کہ بالابالا
دور سے ڈال رہی ہو۔ آپ اس خام پارہ کا ہر گز اعتبار نہ کریں۔ ۱۲ محسن

<p> دل غم سے پارہ پارہ ہے نہیں قبر میں تھی بالکل باجی گئی بھول میں گل بلبل باجی اسکی چالون سے ہوشیار ہوئی لانی جلد صراحی مل باجی گئی بھول میں گل بلبل باجی یہی رونا شام و صبح کا ہے کیون آتے نہیں کھل کھل باجی گئی بھول میں گل بلبل باجی تو رشک پر ہی ہے قیامت ہے گویا بیٹھی ہو پھولوں میں گل باجی گئی بھول میں گل بلبل باجی نہ تھا عشق گمراہی بے غم تھی اُٹھی عشق کی اسکو چل باجی گئی بھول میں گل بلبل باجی ہوئے گل سے شگفتہ کھل کھل کر </p>	<p> شبِ بخت کا نہیں یا اسے ذرا صل کا یونہیں سہارا ہے ہوا یاد چمن میں گل باجی شبِ سوت سے میں دو چار ہوئی مجھے دیکھ کے خوش حیار ہوئی ہوا یاد چمن میں گل باجی دہنگ بگڑا رشک و سر کا ہے نہیں ڈرجو محل کے گھر کا ہے ہوا یاد چمن میں گل باجی نہیں صورت سے یہ آفت ہے تیری نامِ خدا و صورت ہے ہوا یاد چمن میں گل باجی کیا اچھی حنا صبی بیگم تھی یوں چشم نہ جوئے شبِ غم تھی ہوا یاد چمن میں گل باجی سیکھیں چالین مجھے مل بلکر </p>
<p> لے جیسا کہ ہم کتاب ڈہلی کے ایک نوشتا میں نظر کر چکے ہیں اردو زبان اور موجودہ بحرین پنجابی و سن کی کافی جو کہ کافی کے مطلب کی ایک عجیب و غریب چیز ہے کسی شاعر نے آج تک نہیں لکھی۔ اور یہ ایجاد عطاء بیگم کا خاص حصہ ہے اگر کوئی عطا پرہیزگار دین تو ہم اُنکے کمال مشکور ہو گئے۔ اس پر غرضی کے رنگتے حسنِ کلام کے روح کو اور بھی چمکا دیا۔ ماسن </p>	

<p>گیوں نہ زخم ہرے ہوں چھل چھل کر ہوا یاد چمن میں گل باجی و یا مسرت کا آزار مجھے نہیں ملتا محسن ہاں مجھے ہوا یاد چمن میں گل باجی</p>	<p>دیتے بل بل کر میں جھل باجی گئی بھول میں گل بلبل باجی کیا حیرت میں لا عنبر زار مجھے گئی غم میں نگوڑے کے گھل باجی گئی بھول میں گل بلبل باجی</p>
ایضاً	
<p>جائے خصم خصمی کا مر خالہ نہیں دیکھا ایسا بشر خالہ دیتی چھونک مومے کا میں گھر خالہ جائے خصم خصمی کا مر خالہ یہی سخت مجھے بھی حیرت ہے جائے کیوں ہیں چوک نکھر خالہ جائے خصم خصمی کا مر خالہ کوئی بات نہ آئی اس بوا جائے بھڑوسے کی چاہے مر خالہ جائے خصم خصمی کا مر خالہ کرین داخل محب کو جنت میں کروں زیر زمین میں شر خالہ جائے خصم خصمی کا مر خالہ</p>	<p>کیا بر پافتہ نے شر خالہ کیا بند ہی نے بھی سفر خالہ ہوئی پہلے گریہ خبر خالہ کیا بر پافتہ نے شر خالہ کیوں اُن کو مجھ سے نفرت ہے نہیں مانا دل میں کدورت ہے کیا بر پافتہ نے شر خالہ کیا گھر کا ستیا ناس بوا جاؤں قریب میں اُسکے پاس بوا کیا بر پافتہ نے شر خالہ ہے عرض نبی کی خدمت میں نہ دین بخش اگر وہ تربت میں کیا بر پافتہ نے شر خالہ</p>

<p> نہیں رہنے کی اب تو ڈر سے مین نہیں اُن کی خالہ کا گھر خالہ جائے خضم نخضمی کا مر خالہ ہیں کب سے اُسکی تاک میں وہ نہیں سوت کا اُن کو ڈر خالہ جائے خضم نخضمی کا مر خالہ جاسے آدھی رات گزر بھی جائے کہوں توج میں رات کو در خالہ جائے خضم نخضمی کا مر خالہ نہیں ممکن سیکھیں کھو کھو کر دیکھوں بھر نہ آدھر میں نظر خالہ جائے خضم نخضمی کا مر خالہ لیتی فتنہ ہوں پر ہر حال میں مین نہیں ہاتھ پر جب تک دھر خالہ جائے خضم نخضمی کا مر خالہ وہی محسن بد اوقات بھی ہو کسی بات کا ڈر مت کر خالہ جائے خضم نخضمی کا مر خالہ </p>	<p> رہوں کب تک دیدہ تر سے مین دکھ رہے نکلون گھر سے مین کیا بر پا فتنہ نے شر خالہ نہیں دھڑلہ دین خاک میں وہ کرین دھار موٹی کی تاک میں وہ کیا بر پا فتنہ نے شر خالہ نہیں فکر موے کو گھر بھی جائے مواچسلا چسلا مر بھی جائے کیا بر پا فتنہ نے شر خالہ کیے زخم بھی اچھے دھو۔ دھو کر یہی کہتی ہوں دل سے رو۔ رو کر کیا بر پا فتنہ نے شر خالہ کرتی مست ہوں ہر ہر تال میں مین نہیں ممکن آؤں چال میں مین کیا بر پا فتنہ نے شر خالہ پھر عتقا مجھ رات بھی ہو نہیں ممکن تم سے بات بھی ہو کیا بر پا فتنہ نے شر خالہ </p>
<p>نوٹ اکثر رختیاں جو مختلف بیاضوں میں درج ہیں نقل ہوئی ہیں ہم انکو نشانہ دوسرے ایشین میں درج کرونگے عین</p>	

معذرت

گلے لگائیں بلائیں دین تم کو پیار کریں جو بات مانو تو میشت ہزار بار کریں
 خدا کا شکر ہے کہ دیوان ریختی اختتام کو پہنچ کر شائع بھی ہو گیا۔ اور اب احباب کی
 مغلون کا سنگار ہے۔ وہ چاہے کچھ تلخ کلمات لیں اسکا انھیں اختیار ہے۔ یہ ہمارا عالم شباب کا
 کلام ہے جو خون جگر پی پی کر تصنیف ہوا تھا۔ اسپر بھی ہمارا مطلق ارادہ نہ تھا کہ ہم اسکو
 شائع کرائیں یا اسکو ذریعہ معاش بنائیں بلکہ یہ ارادہ تھا کہ یہ ہماری بیاض تک ہی محدود
 رہے اور اس سے آگے ایک قدم بھی نہ بڑھنے پائے مگر فحسوس احباب لکھنؤ۔ بریلی علیگندہ
 اور گوالیار کے تقاضا ہائے شدید سے ہم مجبور ہو گئے اور آخر کار وہی کرنا پڑا جسکے ذکر نہ کیا
 عزم باخیزم کر چکے تھے۔ چونکہ یہ رد سیاہی ازل سے ہمارے نام لکھ دی گئی تھی لہذا ہم
 اُسکے نشانے میں قاصر رہے اور ہماری سب کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔ ع
 قرعہ فال بنام من دیوانہ زندہ تا ہم اصحاب باریک بین پر یہ بات پوشیدہ نہ رہی
 ہوگی کہ تقدیر ہمیں اپنے کلام کو فحش سے بچانے کی کوشش کی ہے اور کس درجہ تک
 ہم اُسوں کا سیاب ہوئے ہیں۔ اسپر بھی ہمیں ڈر ہے کہ ہمارے بہت سے متادوہ صفا
 بزرگ رنگیلی سلیم کی گفتار سے مخالفت کا اظہار کریں گے اور ہمیں بیدریغ صلوات میں
 سنائیں گے۔ ہم انکی ناراضگی کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنی قلیل صفائی میں صرف ہتھ
 عرض کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ آپ براے خدا فرمائیے اپنے سینوں پر
 ہاتھ رکھ کر اپنا عالم شباب یاد فرمائیں کہ کیا کیا بے اعتدالیوں کے مرتکب ہوئے ہوں گے
 کیسی کیسی شوخی ہائے بچانہ سرزد ہوئی ہوگی۔ یا ظرافت اور خوش طبعی نے کیا کیا
 ایجاد اور اختراع نہ کیے ہوں گے۔ اچھا یہ بھی نہ سہی مانا کہ آپ شروع ہی سے فرشتہ

۸۷

سیرت رہے اور ہر قسم کی آلودگی سے مبتلا چلے آئے ہیں۔ لہذا وہ پاس کھلائے ہیں۔ چشم
روشن دل ماشاؤ۔ مگر جناب اس حالت میں بھی آپ کو مناسب نہیں کہ کسی بد اطوار
یا گنہگار بندہ خدا کے افعال ناشائستہ پر نکتہ چینی کریں یا عیب جوئی اور ملائت گوئی
کو رو رکھیں جو آپ کے اخلاق پاک سے بعید اور عالم الغیب کی ذمہ داریوں میں
رخسہ اندازی کا موجب ہے۔

گرفتہ کر رہا سیاح کا رہست خداوند خود را گنہگار ہست
میر حسن مرحوم نے مضمون ہذا کو اس شعر میں ادا کیا ہے اور خوب فرمایا ہے۔
کسی کی بدی تو نہ کر عیب ہے کہ اُس کا خدا عالم الغیب ہے
اس پر بھی اگر آپ نہ مانتے تو ہم دل و جان سے آپ کی خدمت میں اپنی عاجزانہ
مذرت پیش کرتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں کہ آپ اپنے اوصاف کریمانہ
اور اخلاق رحمانہ سے ہماری جہالتوں کو نظر انداز فرما دیں گے اور ہمارے عیبوں پر
خاک ڈال کر پردہ پوشی کو کام میں لاویں گے جو سٹاری کی اعلیٰ صفت اور بندہ
نوازی کی بہترین صورت ہے۔

بک گیا ہوں فتنے میں کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

یا یون خیال نہ رہا ہے

وادی باغیب ہے میری کوئی تصویر نہیں ہے یہ وہ خواب کہ جس کی کوئی تصویر نہیں
سیکڑوں سلسلہ زلف میں ہیں جس کے مرید نوجوان ہوا بھی وہ قبلہ۔ کوئی پر نہیں
اب بھی واضح رہے کہ جب سے دیوان رکھتی تھی ہوا ہے خاکسار حسن نے مزید کچھ
لکھنا چھوڑ دیا ہے۔ اب اُس کی طبع حقیر خرابیوں لکھنے پر آمادہ معلوم ہوتی ہے جن کا

۸

کچھ نمونہ ہم اس دیوان میں ہیں یہ کسی خاص رنگ کی شاعرانہ طبع کو قدیم رنگ
 چھوڑ کر اور جدید رنگ اختیار کرنے کا عادی بنانا مشکل نہیں تو دشوار ضرور ہے اسکا اندازہ
 صحیح فہم اور سخن دان بخوبی فرما سکتے ہیں۔ تاہم طبع ناقص کو رنگ بدلنے پر مجبور
 کیا جائے گا اور عطا سے رحمانی سے کچھ بعید نہیں کہ یہ تمنا بھی ہو کہ رستم اور
 دیوان کی صورت میں نمودار ہو۔ ہمارے احباب بریلی میں اب بھی اپنے تازہ
 مشاعروں میں ریختی لکھنے پر مجبور کرتے ہیں مگر ہم انکی ترغیب میں نہیں آتے
 کسی نہ کسی صورت سے نال دیتے ہیں۔ ہم اپنی گزشتہ روسیاهی کو کافی سمجھ کر ذات
 پاک بادی تعالیٰ سے معافی کے خواستگار ہیں جسکو ہمارے قلب کی صفائی اور کلام
 کی صداقت کا صحیح علم ہے۔

یہی ساک جام ہے تو ساقی سے نوش مجھے
 دو نو عالم نظر آنے لگیں روپوش مجھے

خاکسار محسن خانیوری

غزل محسن خانیوری

کھلتے کھر سے ہیں بت قتل عام کی خاطر	غلط ہو جاتے ہیں تفریح شام کی خاطر
بلا میں ساقی کی لین ایک جام کی خاطر	عروس دشت زلالہ عام کی خاطر
ہے چاروں کی جوانی یہ نام کی خاطر	نہیں عروج کسی کا قیام کی خاطر
چراغ نہ آنکھ عیث ایک جام کی خاطر	ہے ابر رحمت حق ساقی عام کی خاطر
ترپتا رہتا ہوں صبح سے شام کی خاطر	ہے حشر سے بھی سوا۔ انتظار وعدہ کی خاطر
کرو نہ سانسے اُنکے غلام کی خاطر	رقیب ہائے نہ ہوں بدنگاہ میں دل کی خاطر